REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT. NO. R.N. 61/57

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO. P.G.D.P.-6

جلد ۳۸ — شمارہ ۲۸

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- عبدالحق فضل

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۶۰ روپے
ششماہی ۳۰ روپے
ممالک غیر { ۲۵۰ روپے بذریعہ بحری ڈاک
فی پرچہ ایک روپیہ پچیس پیسے

ہفت روزہ بدر قادیان - 143516

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516.

۹ ذی الحجہ ۱۴۰۹ ہجری — ۱۳ وفا ۱۳۶۸ ہش — ۱۳ جولائی ۱۹۸۹ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۹ وفا (جولائی) سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ملنے والی اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور بخیر و عافیت ہیں۔
احباب کرام التزام کے ساتھ جان و دل سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

فرماتے ہیں:- "چونکہ مردوں کو عورتوں پر ایک گونہ حکومت قسّام ازل نے دے رکھی ہے۔ اور ذرہ ذرہ سی باتوں میں تادیب کی نیت سے یا غیرت کے تقاضے سے وہ اپنی حکومت کو استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ مگر چونکہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے ساتھ معاشرت کے بارے میں نہایت حلم اور برداشت کی تاکید کی ہے اس لئے میں نے ضروری سمجھا کر سعادت مندوں کو اس تاکید سے کسی قدر اطلاع کردوں، اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ یعنی اپنی بیویوں سے تم ایسی معاشرت کرو جس میں کوئی امر خلاف اخلاق معروفہ کے نہ ہو۔ اور کوئی وحشیانہ حالت نہ ہو بلکہ ان کو اس مسافر خانہ میں اپنا ایک دلی رفیق سمجھو۔ اور احسان کے ساتھ معاشرت کرو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ یعنی تم میں سے بہتر وہ انسان ہے جو بیوی سے نیکی سے پیش آئے اور حسن معاشرت کے لئے تاکید شدید ہے انسان کی بیوی ایک مسکین اور ضعیف ہے جس کو خدا نے اس کے حوالے کر دیا اور وہ دیکھتا ہے کہ ہر ایک انسان اس سے کیا معاملہ کرتا ہے نرمی برتنی چاہیئے کہ میری بیوی ایک مہمان عزیز ہے جس کو خدا تعالیٰ نے میرے سپرد کیا ہے۔ اور وہ دیکھ رہا ہے کہ میں کیونکر شرائط مہمانداری بجا لاتا ہوں اور میں بھی ایک خدا کا بندہ ہوں اور یہ بھی خدا کی ایک بندی ہے" مجھے اس پر کونسی زیادتی ہے۔ خونخوار انسان نہیں بننا چاہیئے۔ بیویوں پر رحم کرنا چاہیئے اور ان کو دین سکھلانا چاہیئے۔ درحقیقت میرا یہی عقیدہ ہے کہ انسان کے اخلاق کے امتحان کا پہلا موقعہ اس کی بیوی ہے۔"

(الحکم ۱۷ اپریل ۱۹۰۵ء)

"اخویم مولوی عبدالکریم صاحب نے اپنی بیوی سے کسی قدر زبانی سختی کا برتاؤ کیا تھا اس پر ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام نازل ہوا۔"

"یہ طریق اچھا نہیں اس سے روک دیا جائے مسلمانوں کے لیڈر عبدالکریم کو" خُذُوا الرِّفْقَ الرِّفْقَ فَاِنَّ الرِّفْقَ رَاْسُ الْخَيْرَاتِ نرمی کرو نرمی کرو کہ تمام نیکیوں کا سر نرمی ہے۔ حتی المقدور پہلا فرض مومن کا ہر ایک کے ساتھ نرمی اور حسن اخلاق ہے اور بعض اوقات تلخ الفاظ کا استعمال بطور تلخ دوا کے جائز ہے۔

(تحفہ گولڑویہ صـ ۲۵)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ہفت روزہ بدر قادیان
۱۳ وفا ۱۳۶۸ ہش

جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے ——— کشتی نوح

کیا مسلمان عورت طلاق کا مطالبہ کر سکتی ہے؟

عنوانِ بالا پر انڈین ایکسپریس بمبئے میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا اردو ترجمہ "بدر" کی اشاعت ہذا کے صفحہ پر طبع ہو رہا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ سعودی عربیہ کے علماء کرام اور نامور سکالرز اور شاہی حکام کا رجحان یہی ہے کہ عورت کو اس حق سے اسلامی تعلیمات میں محروم رکھا گیا ہے

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اسلامی تعلیمات میں عورت سے مرد کو ایک درجہ اونچا رکھا گیا ہے لیکن اسکی وجہ سے مردوں پر اور زیادہ ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں پھر جہاں حقوق اور عدل و انصاف کا سوال پیدا ہوتا ہے وہاں مرد کو عورت پر کسی قسم کی بھی برتری حاصل نہیں ہے۔ طلاق اور خلع کا مسئلہ بھی عدل و انصاف کا مسئلہ ہے۔ لہذا مرد اور عورت کو ایک ہی سطح پر رکھا گیا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ ۖ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ ۗ (سورۃ البقرہ آیت ۲۳۰)

یعنی تمہیں اگر اندیشہ ہو کہ میاں بیوی کے کشیدہ تعلقات اب اس مرحلہ پر پہنچ گئے ہیں کہ ان میں نباہ نہیں ہو سکے گا۔ اور وہ دونوں حدود اللہ کو قائم نہیں رکھ سکیں گے اور عورت علیحدگی پر مصر اور فدیہ یعنی بدل خلع دینے پر آمادہ ہو تو بیوی کے بدل خلع دینے اور میاں کے لینے میں کوئی گناہ نہیں اس طرح علیحدہ ہونے کی اجازت دے دو۔

اس آیت کریمہ میں بطور اختصار خلع لینے کے جواز میں تمام بنیادی باتیں آگئی ہیں اس ارشاد کی وضاحت ایک حدیث نبویؐ سے بھی ہوتی ہے:۔

"جمیلہ بنت سلول، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، اور عرض کیا کہ مجھے اپنے خاوند ثابت بن قیس کی دینداری اور خوش خلقی پر کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن میری طبیعت اس سے نہیں ملتی، اور اس وجہ سے مجھے اس سے سخت نفرت ہے۔ پس ایسے حالات میں میں اس کے حقوق ادا نہیں کر سکوں گی، اور ناشکری کی مرتکب ہوں گی۔ اس لئے مجھے علیحدگی دلوائی جائے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا مہر میں لیا ہوا باغ واپس کرنے کو تیار ہو اس نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ بلکہ اس سے زیادہ بھی، فرمایا مہر میں لیا ہوا باغیچہ واپس کر دو اس سے زیادہ نہیں۔" (بخاری کتاب الطلاق باب الخلع)

قرآن کریم کی آیت اور حدیث نبویؐ سے خلع کے سلسلہ میں حسب ذیل پہلو واضح ہوتے ہیں۔

۱۔ جس طرح طلاق کے ذریعہ میاں کو علیحدگی کا اختیار حاصل ہے اسی طرح خلع کے ذریعہ بیوی کو علیحدگی طلب کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

۲۔ خلع کی صورت میں بیوی کو علیحدگی کے لئے ضروری ہے کہ وہ قاضی کے سامنے اپنا معاملہ پیش کرے اور اس کی مدد سے علیحدگی اختیار کرے۔

۳۔ خلع کی صورت میں بیوی کو وہ مالی مفادات واپس کرنے ہوں گے۔ جو وہ اپنے میاں سے حاصل کر چکی ہے اس کی واضح مثال مہر کی واپسی ہے۔

۴۔ میاں خواہ راضی ہو یا راضی نہ ہو بیوی کے اصرار کی صورت میں قاضی ان دونوں کے درمیان علیحدگی کا حکم صادر کر سکتا ہے ایسی علیحدگی کو خلع کہتے ہیں۔

علامہ ابن رشد کا یہی مسلک تھا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"خلع عورت کے اختیار میں ہے بمقابلہ مرد کے اختیار طلاق کے جس میں وہ مختار ہے جب عورت کو مرد کی طرف سے کوئی تکلیف ہو اور اس وجہ سے وہ ناپسند کرتی ہو تو وہ اپنے حق اختیار خلع کو استعمال کر کے علیحدگی حاصل کر سکتی ہے۔ اس کے بالمقابل جب مرد کو عورت کی طرف سے کوئی تکلیف ہو اور وہ اسے نہ چاہتا ہو تو شارع نے اسے طلاق دینے کا حق دیا ہے۔" (ہدایت المجتہد کتاب النکاح الباب الثالث فی الخلع ص۵۹)

قاضی کے ذریعہ خلع ہونے میں اور حکمتوں کے علاوہ یہ بھی حکمت ہے کہ قاضی اگر دیکھے گا کہ عورت ظلم کی مرتکب ہو رہی ہے اور اس کا رویہ جارحانہ ہے اور خاوند کا کوئی قصور نہیں تو وہ خلع کے فیصلہ کے ساتھ یہ شرط بھی عائد کر سکتا ہے کہ خاوند نے عورت یا اس کے والدین کے مطالبہ پر جو کچھ بھی خرچ کیا ہے وہ خاوند کو واپس کیا جائے اور جب تک وہ واپس نہ ہو اس وقت تک خلع کا فیصلہ ملتوی رہے۔

اگر صورت حالات اس کے برعکس ہو کہ عورت کی بجائے خاوند کا رویہ ظالمانہ ہو تو اس صورت میں قاضی کو یہ بھی اختیار ہوگا کہ وہ عورت کے مطالبۂ خلع کو منظور کرے اور اس کے ساتھ خاوند سے اسے اس کا حق مہر بھی دلوائے۔ چنانچہ حضرت امام مالکؒ اس صورت حال کو واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

(ترجمہ از عربی)۔ خلع لینے والی عورت کے متعلق اگر معلوم ہو کہ اس کے خاوند نے اسے دکھ دیا ہے اور اسے خلع لینے پر مجبور کیا ہے اور یہ بات ثابت ہو جائے کہ خاوند اس پر ظلم کرتا رہا ہے تو قاضی کا فیصلہ خلع نافذ ہوگا۔ اور اس کا مال جو وہ خاوند کو ادا کر چکی ہے وہ بھی اسے واپس دلایا جائیگا امام مالکؒ کہتے ہیں کہ میں اپنے اساتذہ سے یہی سنتے آیا ہوں اور اسی کے مطابق علماء مدینہ کا عمل درآمد ہے۔"

(موطا امام مالک کتاب الطلاق ما جاء فی الخلع)

بہر حال خلع کے ذریعہ علیحدگی بہر صورت ہو جائیگی۔ ان حقائق کی روشنی میں جماعت احمدیہ کا بھی یہی مسلک ہے کہ:۔

دفعہ نمبر ۳۶:۔ "اگر علیحدگی کا مطالبہ عورت کی طرف سے ہو اور وہ نکاح سے آزاد ہونے پر مصر ہو اور خاوند طلاق دینے سے انکار کرے تو عورت اپنے حق مہر یا دیگر مالی منفعت کے عوض قاضی کے ذریعہ خلع حاصل کر سکتی ہے۔"
(فقہ احمدیہ حنفیہ ص۸۹)

دفعہ نمبر ۳۷:۔ "خلع کے فیصلہ کیلئے قاضی کا صرف اس قدر اطمینان کافی ہے کہ عورت خود اپنی آزادانہ رائے سے خلع چاہتی ہے۔ خلع کے مطالبہ کیلئے کسی اور وجہ کا اظہار یا ثبوت لازمی نہ ہوگا۔" (فقہ احمدیہ حنفیہ ص۹۲)

دفعہ نمبر ۳۸:۔ "اگر خاوند کے ظلم و تعدی کی وجہ سے عورت خلع لینے پر مجبور ہوگئی ہو تو قاضی خلع کی صورت میں اسے اس کا حق مہر بھی دلوا سکتا ہے" (فقہ احمدیہ حنفیہ ص۹۳)

بہر حال دورِ حاضر میں مسلمان علماء میں عدل و انصاف کی بجائے عورتوں کے حقوق غصب کرنے کا جو رجحان پڑھ رہا ہے۔ جس کا ثبوت "بدر" کے اسی شمارہ میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ نہایت خطرناک اور مسلمانوں کو تباہ کرنے کا رجحان ہے۔ ہر سعید طبع مسلمان کو اس کا مقابلہ کرنا چاہیئے ہمارے ہمسایہ ملک پاکستان میں درندہ صفت علماء نے ضیاء الحق کو آلہ کار بنا کر عورتوں کے حقوق غصب کرنے کی جو مہم چلائی تھی اس کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے۔ وہاں اللہ تعالیٰ نے ایک معزز خاتون محترمہ بے نظیر بھٹو کو سربراہ بنا کر عورتوں کے حقوق کی حفاظت کی رو چلا دی ہے۔ حالانکہ یہ درندہ صفت علماء اپنے عقیدہ کی رُو سے عورت کی حکمرانی کو ہلاکت کا موجب یقین کرتے ہیں۔ مگر اب سرِ تسلیم خم کر لینے پر مجبور ہیں۔

گلۂ جفائے وفا نما جو حرم کو اہلِ حرم سے ہے
کسی بتکدے میں بیاں کروں تو کہے صنم بھی ہری ہری

(عبد الحق فضلی)

درخواست دعا:۔ محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کے متعلق علالت کی اطلاع موصول ہوئی ہے موصوف کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔
(ایڈیٹر)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی روح پرور

مجلسِ عرفان

بتاریخ ۸ مارچ ۱۹۸۷ء بمقام محمود ہال لندن

سوال :۔ مغربی ممالک میں یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اسلام نے غلامی کے رجحان سے ہمدردی کا برتاؤ کر کے اس کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ وضاحت فرمائیں۔

جواب :۔ حضور انور نے فرمایا۔ قرآن کریم نے واضح طور پر آنحضرت ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ صرف جنگی قیدیوں کو غلام بنانے کی اجازت دی گئی ہے وہ بھی اُس وقت جبکہ دشمن سے خونریز جنگ ہو اور شدت سے خون بہایا گیا ہو۔ نیز جنگ میں پہل دشمن نے کی ہو کیونکہ جارحانہ جنگ کی اسلام اجازت ہی نہیں دیتا صرف دفاعی جنگ لڑی جا سکتی ہے۔ ایسی صورت حال میں جنگی قیدی لوگوں میں تقسیم کر دیئے جاتے تھے کیونکہ اس زمانے کی طرح اُس وقت جنگی قیدیوں کے کیمپ یا قید خانوں کا کوئی تصور نہ پایا جاتا تھا۔ لہٰذا انفرادی طور پر اُن کو بانٹ دیا جاتا تھا اور وہ اپنا حق چھوڑ دیتے تھے۔ کیونکہ جو قتل کرنے نکلتے ہیں ان کے لئے شکست کے بعد دو ہی راستے ہیں۔ یا تو وہ اپنے حقوق سے دستبردار ہو جائیں یا جنگ کے دوران قتل ہو جائیں۔ تیسری کوئی صورت نہیں بنتی۔ اس لئے اسلام کے ساتھ جنگوں میں دشمن بھی مسلمانوں سے یہی سلوک کر رہا تھا اور باقی تمام دنیا بھی اپنے قیدیوں کے ساتھ یہی کچھ کر رہی تھی۔ اس لئے یہ ممکن نہیں تھا اسلام کے لئے، کہ دشمن تو مسلمانوں کو قیدی بنائے اور ذلت آمیز سلوک کرے اور وہ دشمن کو آزاد چھوڑ دے۔ ویسے بھی آزاد چھوڑنا معاشرے کے لئے خطرناک تھا کیونکہ ان کی نگرانی ممکن نہ تھی اور نہ ہی ان کے پاس ان کی معاش کا کوئی ذریعہ تھا۔ لہٰذا ان کی کفالت کون کرتا؟ تاریخ گواہ ہے کہ ایسی صورت حال میں ایسے لوگ تباہی مچاتے ہیں اور معاشرے کے لئے وبال جان بن جاتے ہیں۔ مسلمان اگر انہیں واپس ان کے ملکوں میں بھیج دیتے تو گویا اپنے ہاتھ سے اپنا گلا کاٹتے اور وہ دوبارہ مسلمانوں سے لڑائی کے لئے آ جاتے۔ اگر اسلام ایسی تعلیم دیتا تو صورت حال یقیناً مضحکہ خیز بن جاتی۔ اسلام چونکہ ہر زمانہ کے لئے ہے اور اس زمانے کے لئے بھی تھا اس لئے اسلام نے حیرت انگیز طریق اختیار کیا اور غلامی کی اس مجبوری سے نپٹنے کے لئے جو رہنمائی فرمائی اسے دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ فرمایا کہ ان شرائط کے علاوہ ایک اور شرط بھی قرآن کریم نے لگا دی ہے کہ جتنی زیادتی دشمن تم پر کرتا ہے۔ اس سے بڑھ کر تمہیں اجازت نہیں۔ اگر دشمن غلام نہ بناتا ہو تو تمہیں بھی غلام بنانے کی اجازت نہیں۔ موجودہ دور کی جنگوں میں بھی مخالف کو شکست دینے کے بعد غلام بنا لیا جاتا ہے۔ جب ہمارے زمانے کے انصاف کا یہی تصور ہے تو اُس زمانہ میں یہ حق کیوں نہ دیا جاتا؟ فرمایا کہ قرآن کریم نے غلام بنانے کا صرف ایک ہی طریق بیان فرمایا ہے یعنی ایک ہی دروازہ کھلا رکھا ہے اور باقی تمام دروازے غلامی کو ختم کرنے کے لئے ہیں۔ آپ سارا قرآن کریم پڑھ لیں۔ وہاں صرف آپ کو غلام آزاد کرنے کے طریق نظر آئیں گے۔ مثلاً اگر کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو غلام آزاد کر دو۔ غلطی سے جھوٹی قسم کھا لو تو غلام آزاد کر دو۔ اگر فلاں کوتاہی ہو جائے تو غلام آزاد کر دو۔ یہ سب دروازے کھولنے کے بعد فرمایا کہ اگر غلام خود آزاد ہونا چاہے اور اس بات کا مطالبہ کرے تو اُس زمانے کے لحاظ سے جو قیمت مقرر ہوتی ہو اُس سے قسط وار وصول کر کے اُسے آزاد کر دو۔ اگر تم نہیں کر دو گے تو STATE کو یہ حق ہو گا کہ اُسے آزاد کروا دے۔ مکاتبت کی جو اصطلاح قرآن کریم میں بیان ہوئی ہے اس کی تشریح جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عملاً جاری فرمائی ہے۔ اور آپؐ کے خلفاء نے بھی بعد میں اسی پر عمل کیا ہے وہ یہی ہے۔ گو قرآن کریم میں اس کا ایک ہلکا سا اشارہ ہے لیکن سنت اور حدیث نے اس مضمون کو اس طرح کھولا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اُس سے یہ مراد ہے کہ اگر کوئی غلام آزاد ہونا چاہے اور مالک اُس کو آزاد نہ کرنا چاہتا ہو تو غلام کو یہ حق حاصل ہے کہ مالک کے خلاف اسلامی عدالت میں مقدمہ کرے۔ اگر مالک کے پاس کوئی معقول وجوہات ہیں یعنی غلام بد دیانت اور دھوکے باز ہو یا اُس کے بھاگ جانے کا خطرہ ہو تو ایسی صورت میں اُس کو آزاد کرنا ممکن نہ ہو گا۔ لیکن اگر وہ کوئی منفی چیز ثابت نہ کر سکے تو فیصلہ غلام کے حق میں ہو گا یہ معاملہ یہیں ختم نہیں ہو جاتا۔ اسلام نے غلام کے ساتھ برابری حسن سلوک نیز احسان کا معاملہ کرنے پر بے حد زور دیا ہے آنحضرت ﷺ نے قرآن کریم کو سمجھ کر غلاموں کے متعلق احکامات نافذ فرمائے مثلاً۔ جو خود کھاؤ، غلام کو کھلاؤ۔ جو خود پہنو وہی اُس کو پہناؤ۔ جس کام کے کرنے میں تم خود ذلت محسوس کرتے ہو وہ غلام سے بھی نہ کرواؤ اُس پر اتنا بوجھ نہ ڈالو جو اس کی طاقت سے بڑھ کر ہو۔ نہ اُسے مارو نہ اُس کے ساتھ بدسلوکی کرو بلکہ یہاں تک کہا کہ کبھی کبھی غلام کو بٹھا کر اسے خود کھانا کھلاؤ۔ فرمایا اب ساری دنیا کی غلامی کی تعلیمیں اٹھا کر دیکھ لیں۔ اس کے پاسنگ بھی کوئی اور تعلیم نہیں ملے گی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ نے اس تعلیم پر عمل کر کے بھی دکھایا اور ایسا شاندار سلوک فرمایا کہ غلام اپنی غلامی کی حالت کو اپنی آزادی پر ترجیح دینے لگے۔ حضرت زیدؓ کے والد بالآخر انہیں ڈھونڈتے ہوئے ان تک پہنچ گئے۔ اپنے بچے کو پا کر وہ بہت خوش ہوئے اور اُسے ساتھ لے جانے کی اجازت آنحضرت ﷺ سے طلب کی آپؐ نے فرمایا کہ ہاں لے جاؤ لیکن اُس سے پوچھ لو اُس پر حضرت زیدؓ نے جواب دیا (یا رسول اللہ) آنحضرت مجھے بہت پیارا ہے۔ میں اُسے چھوڑ کر نہیں جا سکتا۔ غلاموں کے ساتھ اتنا حسن خلق اور احسان فرمایا کہ ماں باپ سے بچھڑا ہوا بچہ ان کے ساتھ جانے سے انکار کر دیتا ہے

فرمایا کہ اس تعلیم پر اعتراض کرتے ہوئے آج یورپ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اُس نے غلامی ختم کر دی ہے گویا اسلام نے جاری رکھی ہے۔ یہ اس قدر غلط اور دھوکہ دینے والی بات ہے کہ جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی انہوں نے تو افراد چھوڑ، قوموں کو غلام بنایا ہوا ہے۔ جنہیں آزاد کیا انہیں بھی آزاد نہ رہنے دیا۔ کونسی جگہ ایسی ہے جو ان قوموں کے تسلط سے خالی ہے کیا پاکستان غلام نہیں اگر ان کا نہ ہوتا تو روس کا ہوتا۔ دنیا کی ساری قوموں پر مغربی یا روسی تسلط ہے۔ ساری قومیں ان کی غلام بنی ہوئی ہیں یہ لوگ اپنوں پر بھی رحم نہیں کرتے ساؤتھ افریقہ کو انہوں نے اس طرح اپنی غلامی کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے کہ اگر وہ سَو سال بھی انہیں کما کر دیتے رہیں تو بھی ان کا سودا پورا نہیں ہو گا۔ ذرائع بدل گئے ہیں۔ زنجیریں نظر نہیں آتی لیکن یہ لوگ جو غلامی کے خلاف اعلان کرنے والے ہیں شدید قسم کی ظالمانہ غلامی قوموں پر مسلط کئے ہوئے ہیں اس کے نتیجے میں جب وہ بھوکے مرنے لگتے ہیں تو پھر ان کو نجات دینے والے بھی خود ہی بن کر آ جاتے ہیں کہ ہم تمہاری کفالت کرتے ہیں۔ بھوک بھی خود ہی پیدا کرتے ہیں اور زخم بھی خود ہی لگاتے ہیں۔ اسی کا نام دجل ہے۔

فرمایا کہ اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان قوموں کا نام دجّال رکھا ہے۔

(بشکریہ ہفت روزہ النصر لندن ۲۱ اکتوبر ۱۹۸۷ء)

مرتبہ :۔ ثریا غازی صاحبہ لندن۔

منقولات

انڈین ایکسپریس (بمبئی) مورخہ ۱۳ ر فروری ۱۹۸۹ء

کیا مسلمان عورت طلاق کا مطالبہ کر سکتی ہے؟

بحرین ۱۲ ر فروری: مطالبہ طلاق کا آغاز کرنے کا حق کسے ہونا چاہیئے۔ شوہر کو یا بیوی کو؟ مسلمانوں میں یہ مردوں کا معمول ہے لیکن کیا ایک عورت اپنی مرضی سے طلاق کی محرک بن کر اپنے شوہر کو جو حق طلاق حاصل ہے اس شق کی رو سے طلاق کا مطالبہ کر سکتی ہے؟ یہ سوال سعودی عرب کے روزنامہ عکاظ نے متعدد علماء سے کیا۔ وہ سب قرآن کی آیت کہ مردوں کو عورتوں پر نگران مقرر کیا گیا ہے۔ پر متفق تھے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر مرد ناقابل ہو تو عورت شادی کے معاہدہ کی منسوخی کا مطالبہ کر سکتی ہے۔

شیخ عبدالعزیز الشیخ معاون پروفیسر شرعی کالج۔ امام و خطیب شاہی مسجد ریاض کہتے ہیں کہ خدا نے مرد کو طلاق کا حق عطا کیا ہے۔ صرف قاضی اور شرعی طور پر مقررہ منصف ہی کشیدہ تعلقات والے میاں بیوی کے معاملہ میں ملوث ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے ایسے علماء کے بارہ میں تبصرہ کا مطالبہ کیا جو کہتے ہیں کہ اگر عورت مرد کے عزائم پر پوری طرح اعتماد نہ رکھتی ہو تو وہ اُسے حق طلاق دیئے جانے کے حق میں ہیں؟ الشیخ نے کہا۔ قرآن و سنت سے اس کی تائید ثابت نہیں ان کے خیال میں عورت کو استثنائی طور پر بشرطیکہ شوہر راضی ہو حق طلاق دیا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر عبداللہ الطارقی قائمقام ڈین آف فیکلٹی شریعہ امام محمد بن سعید اسلامک یونیورسٹی کہتے ہیں کہ مرد کو حق طلاق حاصل ہے۔ البتہ عورت اس صورت میں کہ اس کا شوہر طویل عرصہ سے غائب ہو یا بد سلوکی کا مرتکب ہوتا ہو تو طلاق لے سکتی ہے۔

ڈاکٹر عبدالرحمٰن اے ٹی آر معاون پروفیسر اسلامک سٹڈیز شاہ فہد یونیورسٹی آف پیٹرولیم و معدنیات کہتے ہیں کہ شوہر چونکہ فیملی کے اخراجات مہیا کرتے کی قرآن نے ذمہ داری ڈالی ہے اس لئے مرد کو حق طلاق دیا گیا ہے۔ ان کے خیال میں چونکہ طلاق کے نتائج میں اقتصادی و خانگی پیچیدگیاں پیدا ہوتی ہیں۔ علاوہ ازیں عورتیں بہت نازک خیال اور جذباتی ہوتی ہیں اس لئے انہیں حق طلاق نہیں دیا گیا کیونکہ اس سے فیملی کا اتحاد تفرق پذیر ہو جاتا ہے۔

ضروری اعلان

جملہ احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ہندوستان کے تمام علاقوں سے دعائیہ و کارروائی کے لئے خطوط لندن ارسال کئے جاتے ہیں۔ وہ خطوط خوشخط و مکمل صاف پتہ جات و پن کوڈ نمبر کے ساتھ ارسال کئے جائیں اکثر چٹھیوں کے جوابات لندن سے نظارت علیاء میں موصول ہوتے ہیں کئی چٹھیوں پر مکمل پتہ نہ ہونے کی صورت میں ان چٹھیوں کا بھجوایا جانا دفتر ہذا کے لئے ممکن نہیں ہوتا جس سے احباب جماعت کو شکوہ ہوتا ہے کہ ہمارے خط کا جواب موصول نہیں ہوا۔ اردو اور انگریزی کے علاوہ حضور انور ایدہ اللہ کو بھجوائے جانے والے خطوط کا اردو یا انگریزی کا ترجمہ ساتھ لگایا جائے یا پھر بذریعہ نظارت علیا بھجوائے جائیں۔ مثلاً ہندی۔ بنگالی۔ ملیالم۔ تلگو۔ اڑیہ۔ تامل۔ وغیرہ تاکہ ان چٹھیوں کے تراجم بھی ساتھ بھجوائے جا سکیں۔

ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان

ـــ ٭ ـــ

ایک ناگہانی صدمہ پر درخواست دعا

از مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان

محترم خان عبدالرحیم صاحب افغان مہاجر درویش حضرت سید عبداللطیف صاحب شہید کابل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگردوں میں سے تھے۔ بعد میں قادیان ہجرت کر آئے۔ بہت نیک۔ دعاگو بزرگ تھے۔ ان کے دوسرے صاحبزادہ محترم الحاج مولوی خلیل الرحمٰن صاحب فاضل پٹاور میں آباد تھے سلسلہ کی خدمت میں بھی مصروف رہتے تھے۔ چند سال پہلے ان کی وفات ہوئی۔ محترم مولوی صاحب کے بڑے فرزند جناب ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب ایم۔ ڈی۔ ایف۔ آر۔ سی۔ ایس کیلیفورنیا (یو۔ ایس۔ اے) جناب ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نوبل انعام یافتہ کے داماد نہایت مخلص خادم سلسلہ ہیں۔ محترم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب کے چھوٹے بھائی محترم حبیب الرحمٰن صاحب الیکٹریکل انجینئر بعمر سینتیس سال پشاور میں ۱۰ ر جون کو اچانک حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مرحوم کو اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان جوان بیوہ اور کم سن دو بچیوں اور دیگر سب اقارب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

اعلان بابت انتخابات جماعت ہائے احمدیہ بھارت

جملہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے صدر صاحبان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ جن جماعتوں میں انتخابات عہدیداران برائے ٹرم ۸۹ء تا ۹۲ء تا حال کرائے نہیں گئے۔ براہ مہربانی جلد از جلد کروا کر بغرض منظوری دفتر ہذا کو ارسال فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔

ناظر اعلیٰ قادیان

ضروری اعلان

برائے طباعت کتب

از طرف نظارت نشر و اشاعت قادیان

احباب جماعت کو اس سے قبل بھی بذریعہ سرکلر نمبر ۱۶ نظارت علیا کی طرف سے آگاہ کیا جا چکا ہے کہ طباعت کتب کے سلسلہ میں سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے معین ارشاد اور ہدایت فرمائی ہے کہ جب بھی کسی فرد جماعت نے کوئی کتاب، کتابچہ یا فولڈر طبع کرانا ہو تو اس مسودہ یا کتاب کو طبع کرانے سے قبل نظارت ہذا کے توسط سے مرکز سے اجازت لینی ضروری ہوگی۔ بغیر اجازت کسی کو کسی بھی قسم کی طباعت کی اجازت نہ ہوگی۔

اس تعلق میں اب دوبارہ بطور یاد دہانی کے یہ اعلان کرایا جا رہا ہے کہ احباب جماعت سختی سے اس ہدایت کی پابندی کریں۔

ناظر نشر و اشاعت قادیان

بدر کی توسیع اشاعت آپکا اور جماعت کا فرض ہے (منیجر)

تہذیب و شائستگی کے شہر لکھنؤ میں

صوبہ یوپی و راجستھان کی دو روزہ صد سالہ جشن تشکر کانفرنس

٭- ذرائع ابلاغ میں جماعت احمدیہ عالمگیر کی عدیم النظیر تشہیر ٭- نامور دانشور حضرات کی تقاریر ٭ جماعت احمدیہ کی خدماتِ جلیلہ کا اعتراف

رپورٹ مرتبہ: مکرم سید قیام الدین صاحب برق مبلغ امروہہ

الحمد للہ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور احسان سے دو روزہ صد سالہ جشن تشکر کانفرنس یوپی و راجستھان نہایت احسن طریقے سے دبستانِ ادب کے شہر لکھنؤ میں انعقاد پذیر ہوئی۔ جس میں لاکھوں عوام تک ٹیلی ویژن اخبار، ریڈیو، اشتہارات، ہینڈ بل، بینرز اور اسٹینسل کے ذریعہ جوبلی جشن کی تقریبات کے پروگرام کی تشہیر کی گئی۔

گزشتہ جلسہ سالانہ ۱۹۸۸ء کے موقعہ پر صد سالہ جشن تشکر استقبالیہ کمیٹی کی تشکیل دی گئی تھی جس کے صدر جناب سیٹھ داؤد احمد صاحب بھٹی صوبائی صدر یوپی اور جنرل سیکرٹری مکرم ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب مقرر ہوئے۔

کانفرنس کی تشہیر کے لئے پندرہ روز قبل سے ہی کانپور و لکھنؤ کے خدام نے دن رات اسٹینسل وغیرہ لگانا شروع کر دیا تھا اس کے بعد نہایت دیدہ زیب پوسٹر ہندی و اردو میں پورے شہر کے بازاروں میں اور گلیوں میں چسپاں کئے گئے شہر کے خاص خاص چوراہوں پر بینرز لگائے گئے رات سے ہی خدام ہاکرز سنٹر پہنچ گئے اور اس طرح ہر ہاکر کے ذمہ اخباروں میں ہینڈ بلز رکھ دئے گئے اس طرح نہایت مؤثر طریقے سے شہر و اطراف میں خوب تشہیر ہوئی۔ شہر میں وسیع پیمانہ پر گشت کر کے (بذریعہ گاڑی) اناؤنس منٹ بھی کرایا گیا نیز ممتاز معززین شہر اور خاص طور پر دانشور طبقہ کو پُر خلوص دعوت نامے کارڈ کی صورت میں تقسیم کئے گئے۔

اس کانفرنس کی نہایت ایمان افروز بات یہ ہے کہ جلسہ کے اہتمام اور مہمانانِ کرام کی قیام گاہ کے لئے مختلف مکتبِ فکر کی سوشل تنظیموں نے اصرار کے ساتھ قیام کرنے کی اپنی جگہوں کی پیشکش کی۔

چنانچہ چھیدی لعل کے دھرم شالہ کے جنرل سیکرٹری جناب پی این ٹنڈن نے خصوصی اجازت جماعت احمدیہ کے نمائندوں کے قیام کے لئے دی اور دھرم شالہ کے ۱۷ کمرے ریزرو کر دئے حالانکہ ٹرسٹ کے قواعد میں مسلمانوں کا قیام ممنوع ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ دھرم شالہ کے منتظمین کو اجرِ جزیل دے۔

مہمانانِ کرام کی آمد

مورخہ ۲۲/۶/۸۹ کو مرکز سلسلہ کے تعاون سے محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری فاضل صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھارت تشریف لائے مورخہ ۲۳/۶/۸۹ کو الحاج جناب مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی فاضل۔ اسی طرح محترم سید فضل احمد صاحب ایم اے آف پٹنہ مجلس استقبالیہ کی درخواست پر مورخہ ۲۳؍جون کو بذریعہ طیارہ تشریف لائے۔ دیگر نمائندگان کانفرنس کی آمد بھی ۲۲/۶/۸۹ سے شروع ہو چکی تھی۔ یوپی بہار راجستھان کے تقریباً پونے دو صد نمائندگان مرد و زن نے شرکت کی۔ جبکہ دیگر غیر از جماعت بھی بکثرت ہمارے دو روزہ پروگرام میں شریک ہوئے جن میں نامور علمی درسگاہ ندوۃ العلماء کے طلباء خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

نمائش کا اہتمام

مقامی گنگا پرشاد میموریل ہال میں جماعتِ احمدیہ سے متعلق ایک دیدہ زیب نمائش کا اہتمام محترم مشتاق احمد صاحب سابق قائد مجلس کی زیرِ نگرانی کیا گیا جس میں عالمگیر جماعت احمدیہ کے بانی، خلفاء کرام، اکابرین احمدیت کی خوبصورت تصاویر قرینہ کے ساتھ سجائی گئی تھیں۔ اسی طرح جلی حروف میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مختصر تعارف، عقائد، بعثت کی غرض اس کی انسانی اور ملی خدمات کو نمایاں طور پر اجاگر کیا گیا تھا نیز اس کے ساتھ ہی سلسلہ حقہ کے لٹریچر کا بھی ایک سٹال لگایا گیا جس میں مختلف زبانوں کی کتب بغرضِ نمائش عوام کی تمام تر توجہ کا مرکز یہ نمائش بک سٹال بنی ہوئی تھی۔ نمائش کو دیکھنے کے لئے مختلف مکاتب فکر کے عوام کھنچے چلے آ رہے تھے اور نہایت ہی انہماک اور دلچسپی کے ساتھ نمائش کو دیکھتے رہتے اور معلومات حاصل کرتے رہے اور ان میں سے بعض فہیم ذی علم حضرات نے اپنے قیمتی تاثرات جماعت احمدیہ کے بارہ میں قلمبند کر کے سلسلہ عالیہ حقہ کو خراج تحسین پیش کیا جماعت کی طرف سے متعدد زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کی مساعی کو لوگوں نے بہت ہی زیادہ پسند کرتے ہوئے برملا طور پر اس عظیم اسلامی خدمات کا اعتراف کیا۔

گورنر اتر پردیش سے ملاقات

مورخہ ۲۰/۶/۸۹ کو ایک وفد صوبائی صدر و صدر استقبالیہ کمیٹی محترم داؤد احمد صاحب بھٹی کی زیرِ قیادت عزت مآب گورنر یوپی جناب عثمان عارف صاحب سے ملا موصوف کی خدمت میں سلسلہ حقہ کا لٹریچر تحفۃً پیش کرتے ہوئے شرکت کانفرنس کی دعوت بھی دی۔

مورخہ ۲۳/۶/۸۹ کو مولانا محمد انعام صاحب غوری فاضل نے نمازِ جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے فرمایا کہ سو سال میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اتنی سرعت کے ساتھ ہماری تشہیر کبھی نہ ہوئی جتنی کہ صد سالہ تقریبات کے موقعہ پر ہو رہی ہے آپ نے خطبہ میں صد سالہ تقریبات کے متعلق ایمان افروز واقعات سنائے۔

جلسہ پیشوایانِ مذاہب کا آغاز

مورخہ ۲۴/۶/۸۹ کو رات آٹھ بجے جلسہ پیشوایانِ مذاہب کا آغاز ہوا اس جلسہ کی صدارت مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری فاضل صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھارت نے کی جلسہ کا آغاز خاکسار سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا بعدہٗ خاکسار نے ان آیات مبارکہ کا ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا جنرل سیکرٹری مکرم ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پیش کی اس اجلاس کی پہلی تقریر صوبائی صدر و صدر مجلس استقبالیہ مکرم سیٹھ داؤد احمد صاحب بھٹی نے کی آپ نے اپنی تقریر میں جلسہ کی غرض و غایت بیان کی بعدہٗ جین مذہب کے عالم جناب ڈاکٹر ششی کانت جی نے مہاویر صاحب کی سوانح حیات پر تقریر کی اس کے بعد الحاج محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی فاضل نے شاہ لولاک حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مقدسہ کے عنوان پر عالمانہ خطاب کیا۔ فاضل مقرر نے اپنی تقریر میں سرورِ عالم کی زندگی کے حسین ترین پہلوؤں کو نہایت ہی احسن طریق سے اجاگر کیا مولانا صاحب موصوف نے اپنی تقریر کو آیات قرآنی فرامین رسول اور کلام کے شکوک سے آراستہ کیا جس کا سامعین پر بہت گہرا اثر پڑا۔ اس کے بعد مکرم ظہیری عالم صاحب نے ایک نظم پیش کی اس کے بعد جناب سردار گیانی امرجیت سنگھ صاحب نے حضرت گورونانک جی کی سوانح حیات پر تقریر کرتے ہوئے جماعت

احمدیہ کے پیشوایان مذاہب کے تعلق سے کی جانے والی مساعی کی خوب تعریف کی آپ نے اپنی تقریر میں رواداری سے متعلق اسلام کے حسین ترین اصولوں کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ اس کے بعد جناب بھیاجی سوشل ورکر نے تقریر کی آپ نے اپنی تقریر کے آغاز میں ہی سب سے پہلے جماعت احمدیہ کو یہ تقریب سعید منعقد کرنے کی مبارکبادی پیش کی اور جماعت احمدیہ کے اصول مذہبی رواداری اتفاق و اتحاد اور محبت و اخوت کی تعریف کی اور کہا کہ دنیا کے چپہ چپہ پر ایسی امن بخش تقاریب منعقد ہونی چاہئیں۔

اس کے بعد عیسائی نمائندہ جناب فادر لیوڈیسوڈا نے یسوع مسیح کی سوانح حیات پر تقریر کی آپ نے دورانِ لیکچر جماعت احمدیہ کی ستائش کی جو دنیا میں صرف اور صرف امن و سکون قائم کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ آپ نے اس تقریب میں شرکت کو اپنے لئے باعث فخر سمجھا۔ بعدہٗ جناب جسٹس مرتضیٰ حسین صاحب سابق لوک آیوکت یوپی نے ایک برجستہ تقریر کی سب سے پہلے آپ نے نہایت عقیدت مندی کے ساتھ جماعت احمدیہ کو مبارکبادی کا تحفہ پیش کیا اسی طرح آپ نے اپنی پرجوش تقریر میں جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کو اس فرمان کا مصداق قرار دیا کہ "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے"۔

بعدہٗ ایک انگریزی تقریر جناب سید فضل احمد صاحب ایم اے آف پٹنہ کی ہوئی آپ نے اپنی پرمغز جوشیلی تقریر میں اسلام اور احمدیت کی حسین ترین تعلیمات کو پیش کر کے اقوامِ عالم کو اس پر غور و فکر کرنے کی دعوت دی۔ آپ نے اپنے لیکچر میں خاص طور پر اسلام اور آزادیٔ ضمیر کے مضمون کو خوب اچھی طرح سلجھے ہوئے انداز سے بیان کیا۔

اس اجلاس کی آخری تقریر محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری فاضل صدرِ اجلاس کی تھی آپ نے اپنی تقریر کا آغاز آیت قرآنی وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ سے کیا آپ نے بتایا کہ مذہب کی بنیادی غرض و غایت یہ ہے کہ انسان کا اپنے خالق حقیقی کے ساتھ صحیح تعلق ہو جائے آپ نے بتایا کہ اس غرض کے لئے اللہ تعالیٰ نے رسولوں اوتاروں کا سلسلہ چلایا ہے۔ فاضل مقرر نے اپنے مسحور کن پرجوش خطاب میں فرمایا کہ ہم کو غور کرنا چاہیئے کہ کیا ہمارا صحیح تعلق خدا سے ہے اس بنیادی نکتہ کا خیال رکھنے کی اشد ضرورت ہے۔ اس کوچہ سے آشنائی کے لئے آپ نے امام الزمان احمد موعود علیہ السلام کی دلکش حسین تعلیم کو پیش فرماتے ہوئے سامعین سے دردمندانہ طور پر اپیل کی کہ اس پر غور کریں اور دعا کریں۔

اس کے بعد صوبائی صدر جناب داؤد احمد صاحب بھٹی نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ سوا گیارہ بجے رات اجلاس بخیر و خوبی ختم ہوا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس جلسہ میں شرکت کے لئے مہمان خصوصی کی حیثیت سے ہندوستان کی مایہ ناز ہستی نامور مصنف و ناول نگار ڈاکٹر امرت لعل ناگر نے منظوری دی تھی لیکن عین وقت پر ان کی طبیعت ناساز ہو گئی جس کی وجہ سے وہ شرکت تو نہ فرما سکے البتہ اپنا پرخلوص پیغام تہنیت ارسال فرما کر اپنی نیک خواہشات کا اظہار فرمایا۔

پریس سے ملنے کا خصوصی پروگرام

ہندوستان میں پہلی بار اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یوپی پریس کلب اور یوپی جرنلسٹ ایسوسی ایشن کے صدر جناب حسیب احمد صدیقی اور محترم آشا طلعت جنرل سیکریٹری نے احمدی اکابرین کو ایک خصوصی نشست دن کے ساڑھے بارہ بجے پریس سے ملئے MEET THE PRESS کو مدعو کیا۔ جس میں ہندوستانی و اترپردیش کے نامور رسائل و جرائد اور نیوز ایجنسی کے ۲۲ نمائندگان نے شرکت کی اخباری نمائندوں کے قریباً ایک گھنٹہ تک سوالات کے تشفی بخش مدلل جوابات جناب سید فضل احمد صاحب ایم اے آف پٹنہ نے دیئے سلسلہ سوالات کے بعد پریس کلب کے منتظمین نے نہایت پرتکلف دعوت کا اہتمام کیا آخر پر صدر یوپی پریس کلب نے احمدی نمائندگان کی خدمت میں تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوسرے دن فوٹوز کے ساتھ لگ بھگ سولہ اخبارات اردو، ہندی، انگریزی میں نمایاں طور پر جلی حروف میں کانفرنس کی تفصیلات، عالمگیر جماعت احمدیہ کا تعارف کے ساتھ خبریں شائع ہوئیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

جلسہ سیرت النبی ﷺ کا آغاز

اس جلسہ کے مہمان خصوصی خانوادہ فرنگی محل کے ایک ممتاز رکن جناب ڈاکٹر ولی الحق صاحب انصاری صدر شعبہ فارسی لکھنؤ یونیورسٹی تھے پروگرام کا آغاز مورخہ ۲۵ رجون کو رات کے ٹھیک ۸½ بجے ہوا۔ صدارت جناب سید فضل احمد صاحب ایم اے آف پٹنہ بہار نے کی تلاوت کلام مجید دار المبلغین لکھنؤ کے عالم مولانا جبریل صاحب نے نہایت خوش الحانی سے کی اس کے بعد مکرم ظہیر عالم صاحب لکھنؤ نے ایک نظم پیش کی جس کا پہلا مصرعہ یہ تھا ع
وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا

اس بابرکت اجلاس کی پہلی تقریر الحاج جناب مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی فاضل کی سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر ہوئی آپ نے اپنی تقریر میں نبوت کی تعریف بیان کر کے حضور نبی پاک کی ختم نبوت کے عظیم المرتبت گوشے کو احسن طریق پر اجاگر کرتے ہوئے بتایا کہ آنحضور کی حیاتِ طیبہ مکمل زندگی کا اصل نمونہ ہے آپ نے اپنے فاضلانہ خطاب میں تسلسل کو قائم رکھتے ہوئے سرکارِ مدینہ کے دعوت الی اللہ، شجاعت، عبادت، حلم، بردباری، خاکساری، رواداری، ایفائے عہد میں پاسداری کے مضمون کو بہت ہی دلکش انداز میں پیش فرمایا۔ اس کے بعد لکھنؤ شہر کے ایک ممتاز معزز فرد (غیر احمدی) جناب ڈاکٹر نواب حضور صاحب نے ایک نعتِ رسول وجد آفریں انداز میں پیش فرما کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ اس کے بعد علی الترتیب خاکسار سید قیام الدین برق و مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد مبلغین سلسلہ نے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات پر تقاریر کیں بعدہٗ اس اجلاس کے مہمان خصوصی جناب ڈاکٹر ولی الحق صاحب انصاری صدر شعبہ فارسی لکھنؤ یونیورسٹی کی "سیرت پاک" کے موضوع پر تقریر کی آپ نے بتایا کہ کلمہ گو مسلمانوں کے تمام فرقے وحدانیت اور رسول کا ذکر کرنے پر اتفاق کرتے ہیں بہت ضروری ہے کہ ہم سارے مسلمان خواہ دیوبندی ہو یا بریلوی ندوی ہو یا احمدی ایک دوسرے کے قریب آئیں ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش کریں آپ نے بتایا کہ میں نے جماعت احمدیہ کا لٹریچر پڑھا ہے۔ ختم نبوت کے تعلق سے احمدیوں کا جو عقیدہ ہے اس میں کوئی خاص اختلاف کی بات نہیں ہے۔ آپ نے علماء اسلام کی کفر بازی کی مذمت کی اکناف عالم میں جماعت احمدیہ جو ملی خدمات سرانجام دے رہی ہے اس کی آپ نے بے حد عقیدت کے ساتھ ستائش کی بعدہٗ مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری فاضل نے خاتم النبیین کی شان کے عنوان پر ایک عالمانہ برجستہ تقریر کی آپ نے اپنے خطاب میں خاتم النبیین کے معانی کو دلکش پیرائے میں بیان کیا اس کے حسین ترین گوشوں کو بیان کیا جس سے کہ آج دنیا غافل ہے سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم ترین وجود جو آیت خاتم النبیین سے ثابت ہے وہ یہی ہے کہ آپ کا وجود نبی تراش ہے آپ سراج منیر ہیں۔

اس اجلاس کی آخری تقریر صدر اجلاس جناب سید فضل احمد صاحب ایم اے آف پٹنہ کی
لولاک لما خلقت الافلاک
کے عنوان پر ہوئی آپ نے ثابت کیا کہ اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب کی کتابوں میں حضور نبی پاک کا نام ثابت ہے اور یہ امر آقائے مدنی کی بلند ترین شان اور عظمت کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کے بعد صوبائی صدر و صدر مجلس استقبالیہ کمیٹی محترم داؤد احمد صاحب بھٹی نے تمام احباب کا دلی شکریہ ادا کیا۔ اجتماعی دعا پر اجلاس برخاست ہوا۔ اجلاس کی حاضری اچھی رہی شرکت فرمانے والی بعض ممتاز اور معروف ہستیوں کے نام یہ ہیں۔ مولانا اسحاق سنبھلی ایم پی۔ پروفیسر جمیل احمد صدیقی پروفیسر ہاشم علی ڈاکٹر ہرش نارائن پنڈت یوگ شاستری۔

متفرق امور

مورخہ ۲۵/۴/۸۹ کو بہار سبھی ہوئی کی لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ کا دن کے ۱۱ بجے علیحدہ ایک اجلاس ہوا جس کی نگرانی صدر لجنہ یوپی کر رہی تھیں اس موقعہ پر ایک احمدی بچی کی تقریب آمین عمل میں آئی یہ بچی جناب شمس عالم صاحب ایڈووکیٹ قائد مجلس خدام الاحمدیہ بھاگلپور کی دختر نیک اختر ہے۔ ساڑھے پانچ سال کی عمر میں قرآن مجید ختم کر کے احمدی دنیا میں ایک نیا ریکارڈ قائم کی ہے

ذرائع ابلاغ کا نمایاں تعاون

خدا تعالیٰ کا جسقدر بھی شکر کیا جائے کم ہے صرف اور صرف حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے طفیل ٹیلی ویژن، ریڈیو اور اخبارات نے خبروں کی تشہیر میں بھر پور تعاون دیا حالانکہ حالات نامساعد تھے کیونکہ کانگریس مخالف پارٹیوں نے ٹیلی ویژن اور ریڈیو اسٹیشن پر دھرنا اور دھمکی دی تھی اس کے باوجود مقامی دور درشن نے جلسہ کی تقریبات کو اپنے پروگرام میں شامل کرنے کے لئے اپنا اسٹاف ہمارے پاس بھیجا چنانچہ ۲۵ تاریخ کی شام کو ۷ بجے (T.V. SERIAL) تصاویر کے ساتھ کانفرنس کی تقریب کو نمایاں طور پر پیش کیا گیا۔ اس کے علاوہ ساچار درشن میں بھی ٹیلی کاسٹ کا پروگرام مرتب کیا گیا۔ ریڈیو نے کانفرنس سے ایک روز قبل ہی کانفرنس کی خبر نشر کی اور کانفرنس کی مفصل رپورٹ بھی نشر کی کثیر الاشاعت اخبارات نے بھی نمایاں طور پر فوٹوز کے ساتھ کانفرنس اور پریس کانفرنس کی تفصیل سے خبریں شائع کیں۔

ان اخبارات کے اسماء یہ ہیں

نوبھارت ٹائمز۔ نیشنل ہرالڈ نو بھارت ٹائمز سونتر بھارت۔ دینک جاگرن۔ آج۔ قومی آواز۔ عزائم پائنیر۔ نودرن انڈیا پتریکا امرت پربھات۔ ہندوستان سہیل پرتی دن۔ اسپرٹ آف ٹک۔ آگ۔ وغیرہ نے ہمارے ساتھ بہت تعاون کیا۔

بہر حال اللہ تعالیٰ کے فضل سے اجلاس نہایت کامیاب رہا۔ لجنہ اور خدام نے بے لوث قربانی کے مظاہرے کئے خاص طور پر جناب اشتیاق احمد صاحب قائد مجلس نے بھر پور تعاون کیا اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین

ہیں دفتر ہذا مختلف جماعتوں اور افراد سے حاصل شدہ معلومات کی بنیاد پر خود بھی ورثاء سے رابطہ قائم کر رہا ہے اور ورثاء بھی اپنے بزرگان کا چندہ جاری کروانے کے لئے دفتر سے رابطہ کرتے رہتے ہیں۔

آپ سے درخواست ہے کہ اگر آپ ان خوش نصیب افراد میں شامل ہیں جن کے بزرگان کو دفتر اول میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی تھی تو برائے مہربانی جلد اپنی جماعت میں ان کی طرف سے تحریک جدید کا چندہ جاری فرما کر دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں تا سال کے اختتام سے پہلے ہم اپنے امام کو سوفیصد کھاتہ جات جاری ہونے کی خوشکن اطلاع پہنچا کر حضور کی دعائیں اور خوشنودی حاصل کر سکیں۔

خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو

وکیل المال تحریک جدید قادیان

اعلانات

لجنہ اماء اللہ موسابنی مائنز نے ایک کتابچہ۔

"دنیا میں ایک نذیر۔ اور۔ خوفناک عالمی صورت حال"۔

مرکز سے منظوری لے کر شائع کرایا ہے جو لجنات وناصرات بھارت یہ کتابچہ حاصل کرنے کی خواہش مند ہوں وہ مندرجہ ذیل ایڈریس پر لجنہ سے contact کر کے حاصل کریں۔

MRS. SHOUKAT BEGAM Sadar Lajna
NO.2- AHMADIYYA-COLONY
PO- MUSABANI MINES (BIHAR)
PIN- 832104

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

۱۹۸۹ء
چوتھا سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

الحمد للہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کے لئے ازراہ شفقت ۱۳، ۱۴، ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۹ء کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔ نئی صدی کا یہ پہلا سالانہ اجتماع ہوگا۔ لجنات ابھی سے کوشش کریں کہ اپنی نمائندہ اسی طرح اجتماع میں شامل ہونے کے لئے ممبرات لجنہ وناصرات کو بھجوائیں۔ اس جوبلی سال کے اجتماع میں زیادہ سے زیادہ نمائندگان لجنات وممبرات شامل ہونی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس اجتماع کو شایان شان طریق پر منانے کی توفیق دے۔ پروگرام لائحہ عمل میں چھپ چکا ہے۔ لجنات بجٹ کے مطابق اجتماع کا چندہ جلد از جلد بھجوانے کی کوشش کریں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

کیا آپ اپنے فوت شدہ بزرگوں کا
تحریک جدید کا کھاتہ دوبارہ جاری کروا چکے ہیں

جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ ہمارے پیارے امام حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد تحریک جدید کے سال کا اعلان فرماتے ہوئے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ تحریک جدید کے دفتر اول کے وفات شدہ مجاہدین کے تمام کھاتے ان کے ورثاء دوبارہ جاری کرائیں تا قیامت تک ان مجاہدین کے نام تاریخ میں روشن رہیں اور ان کی قربانیوں کی یاد ہمیشہ تازہ رہے امسال تحریک جدید کا اعلان فرماتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے پھر ایک بار اپنی اس خواہش کا اظہار فرمایا:۔

"جب ان کی (یعنی مجاہدین تحریک جدید۔ دفتر اول۔ ناقل) اولادوں پر میں نے نگاہ ڈالی تو پتہ چلا کہ ان میں سے اکثر بلکہ میرے واقفوں میں سے سارے ہی، غیر معمولی طور پر دنیوی لحاظ سے خوشحال تھے اور ہو نہیں سکتا کہ اگر ان کو پتہ چلے کہ کن بزرگوں کے ناموں اور کن کی نیکیوں کو انہوں نے زندہ کرنا ہے تو وہ سعادت سمجھتے ہوئے ان میں شامل نہ ہوں۔ اب وکیل اعلیٰ صاحب نے ایک سال کے اندر اندر ان بظاہر گمشدہ بزرگوں کو دوبارہ دریافت کرنے کا وعدہ کیا۔ جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ بہت بھاری تعداد کا چندہ دائمی ہو جائے گا۔ اور پھر جو باقی رہ جائیں گے ان کے چندوں کو زندہ رکھنے کا عہد میں حسب توفیق نبھاتا رہوں گا"۔

(خطبہ جمعہ ۴ نومبر ۱۹۸۸ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان مجاہدین کے کھاتہ جات جاری کروانے کے لئے ایک سال کی مہلت عنایت فرمائی تھی، اس میں سے اب ۷ ماہ گزر چکے

بقیہ نتیجہ امتحان

محترم نثار احمد صاحب میر ریشی نگر		۴۰
" ظہور احمد صاحب گنائی	"	۴۳
" طاہر احمد بٹ	"	۴۴
" نثار احمد ون	"	۴۷
" گلزار احمد صاحب گنائی	"	۵۳
" حمید اللہ گنائی صاحب	"	۵۵
" عبد الرشید صاحب پڈر	"	۴۲
" عبد السلام صاحب ٹاک سرینگر		۵۱
" محمد سلطان صاحب	"	۴۳

ولادت

محترمہ نجم النساء بی بی صاحبہ کو سمبی مونگھیر اڑیسہ سے تحریر فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹا اور بیٹی توام عطا فرمائے ہیں مبلغ -/۵۰ روپے امانت بدر میں ادا کرتے ہوئے درخواست دعا ہے کہ میرا بھتیجہ جو ابھی تک احمدیت کے نور سے منور نہیں ہوا اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے خاندان کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(ادارہ)

مختلف جماعتوں میں جلسہ ہائے یوم خلافت کا بابرکت انعقاد

● مکرم محمد فیروز الدین صاحب انور سیکرٹری تعلیم و تربیت کلکتہ رپورٹ بھجواتے ہیں کہ ۲۸ ہجرت مئی مسجد احمدیہ کلکتہ میں جلسہ یوم خلافت زیر صدارت مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے امیر جماعت احمدیہ کلکتہ منعقد ہوا مکرم عبد اللطیف صاحب خادم مسجد نے تلاوت قرآن کریم کی خاکسار محمد فیروز الدین انور نے عہد دہرایا مکرم محمد وسیم صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھی مکرم محمد حلیم صاحب۔ مکرم عبد العزیز صاحب۔ مکرم ایاز احمد صاحب سیٹھی مکرم امید رشید صاحب (انگریزی تقریر) مکرم سید بشیر عالم صاحب مکرم انور صاحب نے تقاریر کیں آخر میں محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر انچارج احمدیہ مسلم مشن کلکتہ نے نہایت معلوماتی تقریر پیش کی۔ صدارتی تقریر اور دعا پر اجلاس برخاست ہوا۔ دوران اجلاس عزیز سید ظفر عالم صاحب اور مکرم سید نعیم احمد صاحب نے نظمیں پیش کیں۔

● مکرم پی محمد یوسف صاحب معلم وقف جدید مراٹ پڑا سے تحریر فرماتے ہیں کہ جلسہ یوم خلافت زیر صدارت صدر جماعت ۲۸ ہجرت کو منعقد ہوا محترم شیخ محی الدین صاحب سیکرٹری مال نے تلاوت کی مکرم مجیب الرحمٰن۔ امیر الدین اور یٰسین غنی صاحب اور ابراہیم صاحب نے نظمیں پڑھیں مکرم محمد یوسف صاحب اور شیخ عبد اللہ شگل بابا صاحب اور شیخ محی الدین صاحب۔ سید مسعود احمد صاحب اور عبد المطلب صاحب نے تقاریر کیں

● مکرم محمد فاروق صاحب خادم سلسلہ احمدیہ کرچین سے تحریر فرماتے ہیں کہ ۲۸ ہجرت کو مکرم ناصر احمد صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت اجلاس یوم خلافت منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم مکرم عبد الکریم صاحب نے کی بعض تقاریر میں خلافت کی اہمیت و برکات پر تقاریر ہوئیں بعد دعا اجلاس برخاست ہوا۔

● مکرم سی ایچ عبد الرحمٰن صاحب معلم وقف جدید کرڈانی کیرلہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ ۲۸/۵ کو جلسہ یوم خلافت مکرم ٹی کے سلیمان صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت مکرم مبارک احمد صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے آغاز ہوا۔ مکرم یو طفیر احمد صاحب مکرم ایم محی الدین صاحب کویا مکرم اے۔ وی عبد الواحد صاحب اور مکرم سی ایچ عبد الرحمٰن صاحب نے تقاریر کیں صدر مجلس کی اختتامی تقریر و دعا پر اجلاس برخاست ہوا۔

● مکرم محمد فہیم صاحب منتظم تبلیغ و تربیت اٹاوہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ ۲۷/۵/۸۹ کو جلسہ یوم خلافت احمدیہ مسلم مشن ہاؤس میں مکرم ابرار حسین صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت منعقد ہوا مکرم مفضل حسین صاحب سیکرٹری تبلیغ نے تلاوت کلام پاک کی مکرم عبد الحفیظ صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھی مکرم محمد فہیم صاحب نے مفصل تقریر کی دوسری تقریر صدر محترم کی ہوئی خلافت کی برکات بتائی گئیں بعد دعا اجلاس برخاست ہوا۔

● مکرم سید فضل نعیم صاحب احمدی مونگھیر سے تحریر فرماتے ہیں کہ مکرم سید مذکر الدین صاحب بی اے کی زیر صدارت مسجد احمدیہ جامع مسجد میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم محترم سید انوار الدین احمد صاحب ایم اے بی ایڈ نظم محترم سید ہمام الدین صاحب نے پڑھی۔ سید فضل نعیم صاحب احمدی نے کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پڑھے۔ بعدہ مکرم سید انوار الدین صاحب مکرم سید علام الدین صاحب شاہ قادر ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر مکرم سید نقیب الرحمٰن صاحب صدر جماعت احمدیہ مونگھیر نے پر مغز تقاریر کیں صدارتی تقریر اور دعا پر اجلاس برخاست ہوا۔

● مکرم مولوی محمد عمر صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس تحریر فرماتے ہیں کہ ۔۔ مورخہ ۱۸ جون مشن ہاؤس میں جلسہ یوم خلافت مکرم خلیل احمد صاحب صدر جماعت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا مکرم حافظ محمد خواجہ صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور صدر اجلاس کی افتتاحی تقریر کے بعد مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان۔ مکرم نیر احمد صاحب۔ مکرم محمود احمد صاحب۔ مکرم منصور احمد صاحب اور خاکسار نے خلافت احمدیہ کے قیام اس کی اغراض و مقاصد اور برکات وغیرہ پر پُر از معلومات اور ایمان افروز تقاریر کیں بعد دعا بخیر و خوبی اجلاس برخاست ہوا۔

● مکرم شمس الحق خان صاحب معلم وقف جدید پھکال (اڑیسہ) سے تحریر فرماتے ہیں کہ یہاں ۲۷/۵/۸۹ کو مکرم جمعہ خان نائب صدر کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا مکرم آدم خان صاحب کی تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم عبد النعیم خان صاحب مکرم یوسف خان صاحب مکرم مجیب احمد خان صاحب مکرم شیخ آفتاب احمد صاحب نے نظمیں پڑھیں بعدہٗ مکرم منور احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ گوسٹی بنی ماتنز اور خاکسار اور صدر اجلاس نے تقاریر کیں۔ بعد اجتماعی دعا خیر و خوبی سے اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

● مکرم محمد عبد النظیم صاحب قائمقام صدر جماعت احمدیہ عثمان آباد (مہاراشٹر) تحریر فرماتے ہیں کہ ۲۹/۵/۸۹ محلہ کھنڈر پورہ میں جلسہ یوم خلافت خاکسار کی زیر صدارت عزیز محمد عبد النعیم کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ نظم عزیزہ وسیم احمد نے سنائی اور تقریر ہندی زبانی کی مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے نصف گھنٹہ تقریر کی عزیز محمد عبد العلیم نے نظم پڑھی صدارتی تقریر میں خاکسار نے خلیفہ وقت کی اطاعت کی عنوان پر روشنی ڈالی بعد دعا اجلاس برخاست ہوا۔

● مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ موریا کنی (کیرلہ) سے تحریر فرماتے ہیں کہ موصوف کی زیر صدارت ۲۹/۵ کو مسجد احمدیہ میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا مکرم ٹی کنہیو صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کا آغاز ہوا مکرم شفیق احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی کریم عبد السلام صاحب معلم وقف جدید اور قدیم سے مقررین نے خلافت کی اہمیت و برکات پر روشنی ڈالی بعد دعا اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

● مکرم بشیر الدین الٰہ دین صاحب سیکرٹری تبلیغ و تربیت سکندرآباد سے تحریر فرماتے ہیں کہ ۱۱/۶/۸۹ کو مکرم سیٹھ یوسف احمد صاحب سیکرٹری مال کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ محترم سلیم احمد صاحب کی تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم منور احمد صاحب نے خوش الحانی سے نظم سنائی بعدہٗ مکرم بشیر الدین الٰہ دین صاحب نے بدر کا ایڈیٹوریل اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات بدر سے پڑھ کر سنائے محترم وحید الدین صاحب آف قادیان نے ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ مکرم عبد اللہ صاحب ابن مکرم سیٹھ غلام حسین صاحب کرم علی صاحب اور مکرم جمیل احمد صاحب ابن مکرم سیٹھ سعد اللہ صاحب ان دونوں کی ابھی شادیاں ہوئی ہیں۔ محترم سیٹھ مہر دین صاحب نائب صدر نے ان کی کیلیو شی کی یہ صد سالہ جوبلی کے بعد نئی صدی کی یہاں پہلی شادیاں ہیں۔ اجتماعی دعا سے تقریبات انجام پذیر ہوئیں۔

● نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مندرجہ ذیل جماعتوں میں جلسہ یوم خلافت منائے جانے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ شورت (کشمیر) ہلدی پدا (اڑیسہ) رشی نگر (کشمیر) پتہ پریم (کیرلہ) پینگاڈی (کیرلہ)

● محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ظہیر آباد تحریر فرماتی ہیں کہ بعد نماز جمعہ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ کی زیر صدارت محترمہ فرحت بشریٰ کی تلاوت قرآن کریم سے جلسہ یوم خلافت کا آغاز ہوا۔ عزیزہ رقیہ بیگم نے نظم پڑھی بعدہٗ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اور محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اور خاکسار نے اور عزیزہ فرحت بیگم صاحبہ نے تقاریر اور نظموں میں حصہ لیا۔ بعد دعا اجلاس بخیر و خوبی انجام کو پہنچا۔

● محترمہ صبیحہ بشیر صاحبہ بنارس سے تحریر فرماتی ہیں کہ ۷ جون کو احمدیہ مسجد میں محترمہ نصیرہ ظفر صاحبہ صدر لجنہ کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم سے آغاز ہوا بعدہٗ محترمہ زینت جہاں محترمہ رضوانہ جاوید محترمہ فرحت جہاں عزیزہ رعنا پروین محترمہ نزہت اسلام محترمہ شاہانہ کوثر اور خاکسار نے پروگرام کی تقاریر اور نظموں میں حصہ لیا آخر میں

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

پروگرام دورہ مکرم مظفر احمد صاحب ناصر انسپکٹر بیت المال آمد قادیان

برائے جنوبی ہند

جملہ جماعت ہائے احمدیہ جنوبی ہند کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مورخہ ۲۲/۷/۸۹ سے انسپکٹر صاحب موصوف حسب ذیل پروگرام کے مطابق بغرض پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات اور اضافہ بجٹ سنہ ۹۰-۸۹ء کے سلسلہ میں دورہ کریں گے۔ لہذا جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین حضرات سے انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ کما حقہ تعاون کرنے کی درخواست ہے۔ متعلقہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال کو بذریعہ خطوط اطلاع دی جا رہی ہے۔

ناظر بیت المال آمد

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۲۲/۷/۸۹
مدراس	۲۴/۷/۸۹	۶	۳۰
میلا پالیم	۳۱	۲	۲/۸/۸۹
شروا کاشی	۳/۸	۱	۴
ٹوٹی کورین	۴	۱	۵
کوٹار	۵	۱	۶
چورن کوڈی	۶	۱	۷
ستان کولم	۷	۱	۸
شنکرن کوئل	۸	۱	۹
کروناگاپلی	۹	۳	۱۲
آدٹی ناڈ	۱۳	۱	۱۴
کوٹیلون	۱۴	۱	۱۵
پونہ لور	۱۵	۱	۱۶
کوٹارکرا	۱۶	۱	۱۷
کروناگاپلی	۱۷	۲	۱۹
الیپی	۱۹	۲	۲۱
ارناکلم	۲۱	۲	۲۳
کرچیون	۲۳	۲	۲۵
آنکھراپورم	۲۵	۱	۲۶
موالی پوڑہ	۲۶	۱	۲۷
چاواکاڈ	۲۷	۱	۲۸
کیالیکٹ	۲۸	۶	۳/۹/۸۹
کوڈیاتھور	۳/۹/۸۹	۱	۴
کرولائی	۴	۱	۵
کالکولم	۵	۱	۶
وانیم بلم	۶	۱	۷
پینتھہ پیریم	۷	۱	۸
الاندور	۸	۲	۱۰
موریا کنی	۱۰	۱	۱۱
منار گھاٹ	۱۱	۱	۱۲
پالگھاٹ	۱۲	۱	۱۳
کوئمبٹور	۱۳	۱	۱۴
کاداشیری	۱۴	۱	۱۵
اوٹاپالم	۱۵	۱	۱۶
پلپی پورم	۱۶/۹/۸۹	۱	۱۷/۹/۸۹
ترچور	۱۷	۱	۱۸
کالیکٹ	۱۸	۲	۲۰
ٹیلی چیری	۲۰	۱	۲۱
متانور	۲۱	۱	۲۲
کوڈالی	۲۲	۲	۲۴
کینانور	۲۴	۳	۲۷
کڑلائی	۲۷	۱	۲۸
بینگاڈی	۲۸	۴	۲/۱۰/۸۹
موگرال، منگلور	۲	۲	۴
مرکرہ	۵	۳	۸
بنگلور	۹	۶	۱۵
شیموگہ	۱۵	۳	۱۸
سورب	۱۸	۱	۱۹
ساگر	۱۹	۱	۲۰
ہبلی	۲۰	۲	۲۲
گونڈہ، بلگام	۲۲	۱	۲۳
ساونت واڑی	[illegible]	۱	۲۵
بلاری	۲۶	۱	۲۷
تیراپور	۲۸	۱	۲۹
دیو درگ	۲۹	۱	۳۰
یادگیر، طاہرہ آباد	۳۰	۶	۶/۱۱/۸۹
شاہ آباد	۶/۱۱/۸۹	۱	۷
گلبرگہ	۷	۱	۸
عثمان آباد	۹	۱	۱۰
پونہ، پونہ والے	۱۱	۱	۱۲
بمبئی	۱۲	۶	۱۸
اٹارسی	۱۹	۱	۲۰
قادیان	۲۲/۱۱/۸۹	-	-
-	-	-	-

تبصرہ کی اعانت ہر احمدی کا فرض ہے۔ مینیجر بدر

پروگرام دورہ مکرم محمود احمد صاحب خادم انسپکٹر بیت المال آمد

برائے صوبہ یوپی۔ بہار۔ راجستھان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۲۲/۷/۸۹
رانچی	۲۴/۷/۸۹	۲	۲۶
سملیہ	۲۶	۱	۲۷
کھونٹی	۲۷	۱	۲۸
ہتیری	۲۸	۱	۲۹
دیوگھر	۲۹	۱	۳۰
بھاگلپور	۳۰	۲	۱/۸/۸۹
برہ پورہ	۱/۸/۸۹	۲	۳
خانپور ملکی، بلاہر	۳	۳	۶
بلاری	۶	۱	۷
مونگھیر	۷	۱	۸
پاکوڑ	۸	۱	۹
بھاگلپور	۹	۱	۱۰
مظفر پور	۱۰	۱	۱۱
دربھنگہ	۱۱	۱	۱۲
موتی ہاری، زیر گنج	۱۲	۲	۱۴
بھرت پور، سیوان	۱۴	۱	۱۵
پٹنہ	۱۵	۲	۱۷
گیا	۱۷	۱	۱۸
اردل	۱۸	۱	۱۹
آرہ	۱۹	۱	۲۰
بنارس	۲۰	۱	۲۱
فیض آباد	۲۱	۱	۲۲
گونڈہ	۲۲	۱	۲۳
لکھنؤ	۲۳	۲	۲۵
بہوا	۲۵	۱	۲۶
دھن سوپور	۲۶	۱	۲۷
سمور	۲۷/۸/۸۹	۱	۲۸/۸/۸۹
کانپور	۲۸	۳	۳۱
بھوگاؤں، مین پوری	۳۱	۱	۱/۹/۸۹
ننگلہ کھنو	۱/۹/۸۹	۱	۲
سانڈھن	۲	۲	۴
سیجان	۴	۱	۵
ننگلہ کلو	۵	۱	۶
صالح نگر	۶	۱	۷
جے پور	۷	۱	۸
کشن گڑھ	۸	۱	۹
بیاور و مضافات	۹	۴	۱۳
اودے پور	۱۳	۱	۱۴
کانٹھ	۱۵	۱	۱۶
عبانیسی	۱۶	۱	۱۷
راٹھ	۱۷	۱	۱۸
سکرا	۱۸	۱	۱۹
مودھا	۱۹	۱	۲۰
کانپور	۲۰	۱	۲۱
شاہجہانپور	۲۱	۴	۲۵
بریلی	۲۵	۱	۲۶
امروہہ	۲۶	۲	۲۸
دہلی	۲۸	۴	۳/۱۰/۸۹
انبیٹہ	۴/۱۰/۸۹	۱	۵
بجھ پورہ	۵	۱	۶
کرنال	۶	۱	۷
ہتھملانہ	۷	۱	۸
تلاکور	۸	۱	۹
قادیان	۱۰/۱۰/۸۹	-	-

دعائے مغفرت

دیودرگ (کرناٹک) سے خاکسار کو یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ خاکسار کے ہم زلف مکرم فہیم احمد صاحب نور سرکاری وکیل کے والد محترم عبدالکریم صاحب نور مورخہ ۳/۶/۸۹ کو وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم موصوف سلسلہ کے فدائی، خوش خلق اور تبلیغ کا جوش رکھنے والے تھے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار منیر احمد حافظ آبادی
ناظر امور عامہ قادیان

نتیجہ امتحان دینی نصاب جماعت ہائے احمدیہ بھارت

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے دینی امتحان میں سال ۱۹۸۸ء کے لئے کتاب "ضرورت الامام" بطور نصاب رکھی گئی تھی۔ اس امتحان میں جن احباب و مستورات نے کامیابی حاصل کی ان کے اسماء حاصل کردہ نمبرات کی تفصیل کے ساتھ درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ اور ان کے علم و ایمان میں ترقی عطا فرمائے۔ آمین

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

جماعت احمدیہ قادیان

نام	نمبر حاصل کردہ
مکرم نصیر الدین صاحب دہلوی	۳۵/۱۰۰
″ منصور احمد صاحب بھٹی	۵۵
″ مبارک احمد صاحب تقوی	۴۵
″ نجیب احمد صاحب اسلم	۴۲
″ محمد وسیم خان صاحب	۴۰
″ سید طفیل احمد صاحب	۴۰
″ ایم ناصر اکبر صاحب	۴۰
″ ٹی عبد الناصر صاحب	۳۵
″ محمد عبد الحق صاحب آسامی	۳۵
″ عطاء الرحمٰن صاحب آسامی	۵۵
″ مرزا منور احمد صاحب	۵۱
″ محمود احمد صاحب بھٹی	۴۸
″ مظفر احمد صاحب بھٹی	۴۵
″ سلطان صلاح الدین صاحب	۳۵
″ محمد طاہر احمد صاحب	۴۵
″ عصمت علی خان صاحب	۴۰
″ مبارک احمد صاحب چیمہ	۴۰
″ ایم پی موسیٰ صاحب	۴۵
″ ایم نسیم احمد صاحب مالاباری	۳۵
″ جلال الدین صاحب نیر	۵۰
″ قریشی بشیر احمد صاحب	۳۹
″ کلیم احمد صاحب پونچھی	۳۵
″ محمد موسیٰ صاحب گجراتی	۷۰
″ نصیر الحق صاحب	۴۵
″ سید شکیل احمد صاحب	۳۸
″ رفیق احمد صاحب عاجز	۳۷
″ طاہر احمد صاحب ناصر	۴۰
″ تنویر احمد صاحب چیمہ	۳۵
″ مبشر احمد صاحب	۴۰
″ باسط رسول صاحب ڈار	۴۵
″ سجاد احمد صاحب راتھر	۵۰
″ ایوب علی خان صاحب	۴۷
″ رفیق احمد صاحب مدراسی	۶۲
″ عبد السلام صاحب	۵۰
″ محمد کلیم خان صاحب	۴۰
″ عبد السبحان صاحب	۳۵

نام	نمبر حاصل کردہ
مکرم زین العابدین صاحب	۳۵/۱۰۰
″ پی ایم محمد رشید صاحب	۳۵
″ نثار احمد صاحب	۳۵
″ غلام احمد صاحب اسماعیل	۳۵
″ سی کے محمد صاحب	۴۰
″ عطاء اللہ نصرت صاحب	۴۸
″ محمد اسماعیل صاحب طاہر	۴۰
″ منصور احمد صاحب	۴۵
″ حبیب احمد صاحب طارق	۶۲
″ محمود احمد صاحب مزمل	۶۵
″ سید فضل باری صاحب	۳۵
″ شیخ محمود احمد صاحب	۵۰
″ حفیظ احمد الہ دین صاحب	۵۰
″ ایم ابوبکر صاحب	۴۵
″ ایم احمد جعفر خان صاحب	۳۶
″ مظہر احمد صاحب ندیم	۴۰
″ محمد عزیز اسلم صاحب	۴۰
″ محمد سیف الدین صاحب	۴۰
″ پی عبد الناصر صاحب	۴۵
″ منزل احمد صاحب مدراسی	۵۰
مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ گجراتی	۶۹
″ راشدہ طاہر صاحبہ	۴۲
″ امۃ الحی صاحبہ	۶۰
″ امۃ السلام طاہرہ صاحبہ	۶۵
″ یاسمین اختر صاحبہ	۵۸
″ طیبہ مبارکہ صاحبہ	۶۰
″ نصرت جہاں صاحبہ	۶۱
″ فوزیہ عارفہ صاحبہ	۴۴
″ امۃ الرشید صاحبہ	۴۵
″ رضیہ بانو صاحبہ	۵۰
″ ناصرہ بیگم صاحبہ ڈوگر	۶۸
″ راشدہ پروین صاحبہ	۴۷
″ روبینہ شاہین صاحبہ	۵۰
″ قمر النساء صاحبہ	۵۹
″ امۃ الحی صاحبہ	۶۴
″ فرخندہ بیگم صاحبہ	۶۸
″ طیبہ صدیقہ صاحبہ	۶۰
″ نصیرہ سلطانہ صاحبہ	۵۹

نام	نمبر حاصل کردہ
مکرمہ وجیہہ بشریٰ صاحبہ	۵۱/۱۰۰
″ شبیر بی صاحبہ	۵۲
″ راشدہ پروین صاحبہ	۵۵
″ حفصہ بیگم صاحبہ اوّل	۸۵
″ امۃ الحی فاروق صاحبہ	۶۸
″ افتخار محمودہ صاحبہ	۶۵
″ بشریٰ خورشید صاحبہ	۴۰
″ امۃ الرؤف صاحبہ	۶۵
″ آصفہ بیگم صاحبہ	۵۰
″ حمیدہ خانم صاحبہ	۵۵

جماعت احمدیہ سکندر آباد

مکرم صالح محمد الہ دین صاحب دوئم	۷۶/۱۰۰
″ بشیر الدین الہ دین صاحب	۳۸
″ عطیہ رفیق صاحبہ	۶۰
″ مہر دین صاحب	۴۶
″ یوسف احمد الہ دین صاحب	۵۴

جماعت احمدیہ لکھنؤ

مکرم چوہدری محمد نسیم صاحب	۶۴

جماعت احمدیہ اٹارسی

مکرمہ انیسہ خاتون صاحبہ	۵۴
″ شمیم اختر صاحبہ	۵۸
مکرم مفضل حسین صاحب	۴۵
″ محمد نعیم صاحب	۵۳
″ ابراہیم حسین صاحب	۴۴

جماعت احمدیہ عثمان آباد

مکرمہ قدسیہ یاسمین صاحبہ	۳۸
مکرم عبد العلیم صاحب	۴۸
″ بشریٰ بیگم صاحبہ	۴۴
″ محمد عبد الصمد صاحب	۳۶
″ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب	۵۱
″ امۃ العزیز صاحبہ	۳۶
″ محمد عبد العظیم صاحب	۴۸
″ عبد اللطیف صاحب	۳۷
″ امۃ القدیر صاحبہ	۵۷
″ محمد عبد السعید صاحب	۳۵

جماعت احمدیہ یادگیر

مکرم رحمت اللہ صاحب جینا	۴۲
″ فیض احمد صاحب گڈے	۴۷
″ نسیم احمد صاحب	۴۶
″ محمد رفیق اللہ خان صاحب	۴۶
″ قریشی محمد عبد اللہ صاحب	۴۱
″ سید محمود احمد صاحب مبشر	۵۲
″ محمد عبد الباسط صاحب جنگری	۵۳
″ محمد خواجہ صاحب شوراپوری	۵۰
″ محمد عثمان صاحب جنگری	۵۵

نام	نمبر حاصل کردہ
مکرم بشیر احمد صاحب گلبرگی	۸۶/۱۰۰

جماعت احمدیہ حیدر آباد

مکرم محمد عبد اللہ صاحب دوئم	۷۵
″ منظور احمد صاحب	۴۱
″ محمد عبد الرؤف صاحب	۴۶
″ تہمینہ تبسم صاحبہ	۵۱
″ امۃ المنیر آفتاب صاحبہ	۴۹
″ صدیقہ آفتاب صاحبہ	۴۷
″ امۃ النصیر آفتاب صاحبہ	۵۷
″ احمد عبد الستار صاحب	۶۵
″ امۃ البصیر صاحبہ	۵۵
″ قاریہ مغفورہ الہ دین صاحبہ	۳۴
″ ثمر احمد صاحب آفتاب	۴۳
″ عبد المنان صاحب	۳۳
″ محمودہ الصابری صاحبہ	۴۳
″ احمد عبد الرشید صاحب	۷۰

جماعت احمدیہ کیندرہ پاڑہ

مکرمہ مہر النساء صاحبہ	۶۰
″ نور جہاں بیگم صاحبہ	۶۳
″ روحانہ کوثر صاحبہ	۵۴
″ شاہانہ کوثر صاحبہ	۵۸
مکرم شیخ سلیم احمد صاحب	۶۲
مکرمہ شاکرہ بیگم صاحبہ	۶۳
″ سمینہ بیگم صاحبہ	۶۶
مکرم شیخ قطب الدین صاحب	۵۴
مکرمہ فردوس بیگم صاحبہ	۶۰
″ فردوس یاسمین صاحبہ	۵۸
″ حکیمہ بیگم صاحبہ	۶۶
″ منیر الدین صاحب	۵۰
″ مبارکہ بیگم صاحبہ	۴۳
″ شیخ فیروز الدین صاحب	۶۰

جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ

مکرم غلام محمد احمدی صاحب	۳۵
″ قیصر جہاں بیگم صاحبہ	۴۳
″ رفیعہ ممتاز صاحبہ	۴۵
″ شوکت جہاں بیگم صاحبہ	۳۶
″ رضیہ بیگم صاحبہ	۳۵
″ عصمت جہاں بیگم صاحبہ	۴۶
″ ناصرہ بیگم صاحبہ	۳۷
″ بشیرہ بیگم صاحبہ	۴۳
″ شہانہ منورہ صاحبہ	۴۰
″ محمد عبد الحفیظ صاحب	۳۸
″ طاہرہ بیگم صاحبہ	۴۱
″ افسر جہاں بیگم صاحبہ	۴۰

جماعت احمدیہ سری نگر

مکرم عبد السلام صاحب ٹاک	۵۴
″ محمد سلطان صاحب	[illegible]

باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ پر ۲۶

اذکروا موتاکم بالخیر

مکرم بابو غلام رسول صاحب آف سرینگر کا ذکرِ خیر

از مکرم ضیا فض احمد صاحب کاٹھ پورہ۔ کشمیر

درمیانہ قد گول چہرہ فربہ جسم سفید داڑھی کے ساتھ نورانی چہرہ۔ با اخلاق نکتہ شناس حاضر جواب گرج دار آواز کے مالک خاکسار کے بہنوئی مکرم بابو غلام رسول صاحب سابق نائب امیر جماعت احمدیہ کشمیر مورخہ ۵ر مارچ ۱۹۸۹ء بعمر ۷۱ سال اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○

مجھے یہ اطلاع ۵ر مارچ اتوار کو ہی احمدیہ مسلم مشن ہاؤس سرینگر صوبائی کمیٹی کے اجلاس میں ملی۔ خادم مسجد نے مجھے اطلاع دی کہ باہر آپ کو کوئی صاحب بلا رہے ہیں۔ یہ مکرم محمد شفیع صاحب شیدا بابو جی کے بھانجے تھے۔

ابھی ابھی قادیان سے ٹیلیفون پر یہ افسوسناک اطلاع ملی ہے کہ بابو جی وفات پا گئے ہیں۔ آپ کی ہمشیرہ نے آپ کو قادیان بلایا ہے۔ میں میٹنگ چھوڑ کر شیدا صاحب کے ساتھ ہی خانیار ان کے گھر چلا گیا۔ سرینگر سے شیدا صاحب کے بھائی مکرم قیوم صاحب میرے ساتھ بذریعہ کار کاٹھ پورہ آئے اور ان کے ساتھ برادرم محمد اقبال صاحب کو شام چھ بجے بذریعہ کار قادیان روانہ کر دیا۔ جہاں بابو جی کی فیملی بھی قیام پذیر تھی۔

بابو جی پڑھے لکھے اہلحدیث خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے والد صاحب اپنے محلہ کی مسجد کے امام تھے۔ بچپن سے ہی آپ مذہب کی طرف راغب تھے۔ اور مسلمانوں کے دوسرے فرقوں کے بارے میں لٹریچر پڑھنے کا شوق تھا۔ آپ گورنمنٹ کے ملازم تھے۔ اسی سلسلہ میں غالباً آپ سال ۱۹۳۸ء میں پوسٹ ماسٹر شوپیان متعین ہوئے۔ پوسٹ آفس کے ساتھ ہی ایک میری مکرم مرحوم محمد اسماعیل صاحب آف کنگن کی کتب خانہ کی دوکان تھی۔ جہاں سے مکرم بابو جی اخبار بدر پڑھنے کے لئے لے جایا کرتے تھے۔ انہوں نے اپنے لائبریری سے بھی چند کتابیں پڑھنے کے لئے حاصل کیں جو احمدیت کی مخالفت میں لکھی گئی تھیں۔ بابو جی کہتے تھے۔

”میں نے جب یہ کتابیں پڑھیں ان میں اتنا گند۔ گالی گلوچ جگہ جگہ گالیوں اور بد زبانی کی اتنی بوچھاڑ تھی کہ ایک شریف انسان خواہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو پڑھ نہیں سکتا۔ مجھے یہ احساس ہوا کہ یہ لوگ گالیاں کیوں لکھتے ہیں۔ کیا گالیوں کے سوائے ان کے پاس کچھ نہیں مذہبی معاملات میں سنجیدگی ہونی چاہیئے۔ انہیں دنوں سرپر پگڑی باوقار ہنستا ہوا چہرہ سنجیدگی اور متانت کے ساتھ ایک شخص میرے آفس میں داخل ہوا۔ نو وارد کو میں دیکھتا ہی رہا۔ السلام علیکم کے بعد مصافحہ کے لئے اپنا ہاتھ بڑھا دیا۔ بہت ہی خوش اخلاقی کے ساتھ اپنا تعارف کرا دیا۔ پیاسے کے پاس شفاف پانی کا کنواں خود ہی حاضر ہوا — میرا دل ہی دل میں خوش ہوا۔ یہ جماعت احمدیہ کے مبلغ مکرم مرحوم عبد الواحد صاحب آف آسنور تھے“

ان کے ساتھ بابو جی کی اکثر ملاقات اور احمدیت کے بارے میں گفتگو ہوتی رہی۔ اور ان کے کہنے پر ہی بابو جی نے قادیان سے لٹریچر بھی منگوالیا۔ بابو جی کے والد صاحب خود پڑھے لکھے مذہب سے واقفیت رکھنے والے بزرگ تھے۔ انہیں جب یہ معلوم ہوا تو انہوں نے کوئی مخالفت نہیں کی بلکہ کھلے ذہن کے ساتھ احمدیت کے بارے میں تحقیقات کرنے کی اجازت دے دی۔

”میری روح نے شہادت دی کہ احمدیت ہی صحیح اسلام کا دوسرا نام ہے —— اور میں نے بیعت کر لی۔“

یہ تھے بابو جی کے وہ الفاظ جو انہوں نے عرصہ ہوا مجھے کہے تھے مکرم غلام احمد شاہ صاحب مبلغ فرماتے ہیں کہ جب بیعت فارم پر کر کے بابو جی نے دستخط کئے تو بہت رو رہے تھے۔ کچھ دنوں کے بعد جب شوپیاں کے غیر احمدی مولویوں کو پتہ چلا تو انہوں نے مخالفت کے ساتھ ان کو احمدیت سے توبہ کرنے کو کہا۔

”میں نے بیعت کر کے اپنے آپ کو بیچ دیا ہے۔“ بابو جی کا یہ جواب سن کر وہ خاموش واپس چلے گئے لیکن جب ان کے خاندان میں ان کے احمدی ہونے کی خبر پہنچی تو ہر طرف مخالفت کا ایک شور بلند ہوا۔ مخالفین احمدیت (جو اکثر ان کے خاندان میں سے تھے) اس کی مخالفت پر کمر بستہ ہوئے۔ احمدیت کی زبردست مخالفت شروع کی تو مرحوم نے ان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ بالکل تن تنہا انتہائی بے خوفی کے ساتھ ان کا مقابلہ کرتے رہے۔ ان کے ساتھ کچھ وقت سوشل بائیکاٹ بھی کیا گیا۔ لیکن ان کے عزم میں کوئی لغزش پیدا نہ ہوئی انہوں نے ہمیشہ ان مظالم کو نہایت صبر و رضا کے ساتھ برداشت کیا۔ مرحوم تا حیات مخالفت کا سامنا کرتے رہے۔

آپ پوسٹ ماسٹر سے ریٹائر ہونے کے بعد کچھ عرصہ کے لئے اپنی زمینداری کی دیکھ ریکھ کرنے کے لئے سرینگر سے ۲۵ میل دور دور والی گام میں رہے۔ بابو جی کے حسن سلوک اور بلند اخلاق اور رواداری کی وجہ سے سب ان کی عزت کرتے تھے اور اسی گاؤں میں جب تک قیام رہا غیروں کو نمازوں (امام الصلوٰۃ) کے علاوہ باقاعدہ درس دیتے رہے۔ مرحوم یہاں بھی خدمت دین میں مصروف رہے۔ اور خاموش تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا۔ طبیعت میں صاف گوئی کا مادہ تھا۔ سلسلہ کے لئے حد درجہ غیرت رکھتے تھے آپ نظام سلسلہ کے وفا شعار خادم کی حیثیت سے ہمیشہ تبلیغ کا کام کرتے رہے آپ کو نائب امیر جماعت احمدیہ کشمیر کی حیثیت سے خدمتِ دین کی توفیق ملی۔

بزرگان سلسلہ کی تصانیف پڑھنے کا بے حد شوق تھا۔ سلسلہ کی تاریخ سے بھی بخوبی واقفیت رکھتے تھے اخبار بدر اور سلسلہ کا لٹریچر ہمیشہ ان کے ساتھ رہتا تھا اور اکثر دوستوں کو پڑھنے کے لئے دیا کرتے تھے۔ اپنی زمینداری کے کام سے واپس آکر پھر سری نگر میں رہائش اختیار کی۔ اور عدالت میں عرضی نویس کا کام کرتے تھے وہ ہمیشہ عدالت جاتے ہوئے اپنے بیگ میں سلسلہ کا لٹریچر ساتھ لے جاتے تھے۔ اور اکثر عدالت میں اپنے بیٹھنے کی جگہ اخبار بدر کو کھلا چھوڑ رکھتے تھے تاکہ اخبار کو دیکھ کر گفتگو کے مواقع پیدا ہو سکیں۔ اکثر وہ ایسے مواقع مختلف طریقوں سے پیدا کرتے تھے۔ عدالت میں قادیانی عرضی نویس کے نام سے بھی لوگ جانتے تھے۔ مرحوم نہایت دلکش انداز میں تبلیغ کرتے تھے اپنی خدا داد ذہانت اور حاضر جوابی سے بھرپور اپنے دماغ کو انہوں نے تبلیغ احمدیت کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ مرحوم کے ایک عزیز نے جو ان کے زیرِ تبلیغ تھے اخبار بدر کو لفظ بدر سے پہلے موٹے حروف میں ”دور“ کا لفظ لکھ دیا۔ اس طرح بدر کا نام اپنی طرف سے ”دور بدر“ لکھ کر رکھا ہوا تھا مرحوم نے جب یہ دیکھا تو ان کو بلا کر کہا کہ آپ نے اخبار بدر کے لئے بہت ہی نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے۔ دور بدر کے معنے ہوتے ہیں ایک گھر سے دوسرے گھر تک۔ اللہ کرے کہ ہمارا یہ بدر بھی ایک گھر سے

دوسرے گھروں تک پھیلتا ہی چلا جائے۔

آپ کو قادیان سے بہت پیار تھا قادیان کی زیارت کے لئے بے چین رہتے تھے اپنی بیٹی ریحانہ کی شادی بھی انہوں نے قادیان میں ایک ... لڑکے سے کردی تا قادیان کے ساتھ روحانی طور کے علاوہ دنیاوی طور پر بھی رشتہ قائم رہے۔

مرحوم دل کے عارضہ میں مبتلا تھے چند سال پہلے ایک دو بار حملہ ہوا علاج سے طبیعت سنبھل گئی۔ اپریل ۱۹۸۸ء میں فرش پر گرنے سے دایاں ہاتھ ٹوٹ گیا۔ تھوڑے دنوں کے بعد دل پر پھر حملہ ہوا۔ ہسپتال میں زیر علاج رہے۔ گھر پر بھی علاج ہوتا رہا۔ لیکن کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ بہت کمزور ہونے کی وجہ سے چلنے پھرنے سے بھی معذور ہو چکے تھے۔ لیکن آپ نے کبھی مایوسی کا اظہار نہیں کیا۔

مرحوم پنج وقتہ نمازوں کے علاوہ نماز تہجد کے بھی پابند تھے روزانہ تلاوت قرآن کریم کے حسب موقع ایمان افروز آیات پر نشان لگا کر اپنی نوٹ بک میں درج کیا کرتے تھے۔ مرحوم بہت ہی مصروف زندگی گزارنے والے محنتی جفاکش انسان تھے اکثر اپنی اہلیہ صاحبہ کے ساتھ گھر کے کام کاج میں ان کے ساتھ ہاتھ بٹاتے تھے۔ ان کی آواز گرجدار تھی۔ لیکن دل موم کی طرح نرم تھا۔

دسمبر ۸۸ء میں ڈاکٹروں کے مشورہ اور بابوجی کی خواہش کے مطابق ان کو سردیاں گزارنے کے لئے قادیان سے جانا پڑا۔ قادیان جانے سے چند دن پہلے ان کا ایک قریبی رشتہ دار ان کے گھر آگیا بابوجی چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے بہت کمزور تھے۔ بیمار پرسی کے بجائے آنے والے نے بابوجی سے پہلے یہی پوچھا "مرنا سب نے ہے آپ نے اپنے بارے میں کیا سوچا ہے۔" ان کا اشارہ اس طرف تھا کہ ہم سارے خاندان والوں کا مشورہ ہے کہ ہم اپنے قبرستان میں دفن نہیں ہونے دیں گے کیونکہ اس قسم کی باتیں ہو رہی تھیں چند ساعت بابوجی ان کو دیکھتے رہے۔ ان کے چہرے پر یکدم سرخی دوڑ گئی وہ بستر سے اٹھ کر بیٹھ گئے۔

"میں احمدی ہوں اور احمدی ہی مروں گا" ان کی گرجدار آواز میں پختہ ایمان کی گواہی گونج رہی تھی۔ پھر اپنی اہلیہ صاحبہ سے مخاطب ہو کر کہنے لگے۔

"اگر یہ ضد ہے تو تم ان آدمیوں کو بلا کر مجھے گھر کے صحن میں گڑھا کھود کر دفنا دینا۔ یا میونسپل کمیٹی کو اطلاع کر دینا وہ کوڑا کرکٹ اٹھانے والی گاڑی میں میری لاش اٹھا کر لے جائیں گے"

آسمان تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

قادیان میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے خود ان کے علاج معالجہ میں ذاتی طور پر دلچسپی لی جس سے ان کی طبیعت پہلے سے کچھ سنبھل گئی لیکن کمزوری بدستور تھی۔

ہمشیرہ صفیۃ النساء (اہلیہ صاحبہ بابوجی) کہتی ہیں قادیان میں دو تین ماہ گزارنے کے بعد ۱۶ ؍ مارچ کو واپس گھر جانے کی تیاری کی صبح سویرے اٹھ کر نماز سے فارغ ہو کر سفر کی تیاری کرنے لگے میں نے ان سے پوچھا اگر طبیعت خراب ہو یا سفر کے قابل نہ ہو تو کچھ دن اور رک جائیں گے۔

"طبیعت ٹھیک ہے۔ قادیان چھوڑنے کو دل نہیں چاہ رہا لیکن گھر کی یاد بھی آرہی ہے"

مرحوم نے ناشتہ کیا۔ مرکز کی طرف سے ہمارے کشمیر کے نوجوان مبلغ مکرم محمد ابراہیم شاہ صاحب ہمارے ساتھ ہی کشمیر آرہے تھے قادیان سے رخصت ہو کر ہم صبح ساڑھے آٹھ بجے بٹالہ بس اسٹینڈ پر پہنچ گئے۔ وہاں پر تھوڑی دیر رکنے کے لئے بابوجی کو کمبل بچھا کر نیچے آرام کرنے کے لئے بٹھا دیا۔ میرا بیٹا وسیم جموں جانے والی بس کا پتہ کرنے چلا گیا۔

"آپ سنگترے کا جوس لے لیں" میں نے ان کو سہارا دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں ابھی نہیں۔ قادیان سے ناشتہ کر کے آیا ہوں" جواب دیتے ہوئے کمبل پر لیٹنے لگے۔

وسیم کو جموں جانے والی بس دیکھنے گئے ابھی صرف چند منٹ ہی ہوئے تھے کہ ان کے چہرے کا رنگ تھوڑا سا بدل گیا۔

"کیا ہوا ہے" میں نے قریب ہو کر پوچھا۔ مکرم شاہ صاحب نے ان کو پیچھے سے سہارا دیا۔

"لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" ایک مدھم سی آواز ان کے ہونٹوں سے ابھری جو میرے کانوں نے سنی۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے آخری ہچکی لی اور ان کی آواز ہمیشہ کے لئے خاموش ہو کر ان کی روح اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئی۔

میری چھوٹی بیٹی نیلوفر ان کے سرہانے اپنے شفیق ہمدرد باپ کو مرتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

"ابا۔ ابا" کہتے ہوئے اس کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ وہاں سے کیا جواب ملتا۔ وہ اپنے مرحوم باپ کو دیکھتی ہی رہ گئی۔

مجھے تو بٹالہ کے بس اسٹینڈ میں ان گنت چہروں اور بے شمار آوازوں کے درمیان بھی بابوجی کے ہونٹ ہلتے نظر آرہے تھے۔ اور میرے کانوں میں ان کی وہی مدھم آواز لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ گونج رہی تھی احمدیت کے لئے اس کلمہ کے لئے ہم نے اپنی جائیدادیں لٹا دیں۔ جیل کی سزائیں برداشت کیں گالیاں اور پتھر پھولوں کی طرح قبول کئے۔ کوئی بھی یہ کلمہ ہمارے دل سے آج تک مٹا نہ سکا۔ کوئی بھی اس کلمہ کی آواز ہمارے ہونٹوں سے چھین نہ سکا۔ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اور میرے بچوں کے دل میں بھی اتنا صبر بھر دیا کہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے سامنے سجدہ ریز ہو گئی۔ سفر میں ان کی وفات ایک ایسا سانحہ تھا جس کو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ کر بھی درست تسلیم کرنے کو جی نہیں چاہتا تھا۔

بعض حادثات اتنے اچانک ہو جاتے ہیں جن کے پس پردہ قدرت کا ہاتھ کام کر رہا ہوتا ہے یہ سانحہ بہت ہی غیر متوقع ہونے کے باوجود مجھے اس میں قدرت کی مرضی اور رضا نظر آئی کہ قادیان کی مقدس مٹی بابوجی کو واپس بلا رہی ہے۔ ہم نے اسی وقت بٹالہ سے ٹیکسی لی اور قادیان واپس پہنچ گئے۔

آپ بہت ہی اچھے بے ضرر انسان مثالی خاوند شفیق باپ عزیز و اقارب سے بڑی شفقت سے ملنے والے حد درجہ مہمان نواز تھے۔ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ اور احمدیت ہی مرحوم کی زندگی کا سرمایہ تھی۔

۱۶ ؍ مارچ کو کاٹھ پورہ سے بھائی اقبال صاحب اور سری نگر سے بابوجی کے بھانجے مکرم قیوم صاحب صبح دس بجے قادیان پہنچ گئے۔ بعد نماز عصر محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی جس میں قادیان کے انصار اور خدام نے بڑی تعداد میں حصہ لیا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

مرحوم کی پہلی مرحومہ بیوی سے چار لڑکے ہیں۔ ایک پاکستان میں ہے باقی تین سری نگر میں برسر روزگار اور شادی شدہ ہیں۔

ہماری ہمشیرہ سے دو لڑکے اور دو لڑکیاں مرحوم کی یادگار ہیں۔

بابوجی نے جہاں اپنے پیچھے ہم سب کو غمگین چھوڑا ہے۔ لیکن سب سے زیادہ غمگین اپنی رفیقہ حیات (جو ان کی عمر سے بہت چھوٹی ہیں) کو چھوڑا ہے اس نے بابوجی کو تا دم حیات ہر حالت میں ایک وفادار ساتھی کا ثبوت دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو صبر عطا کرے اور اپنے بے شمار فضلوں رحمتوں سے ان کو نوازتا رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے تا وہ اپنے چھوٹے بچوں کی دیکھ بھال کر سکیں۔ آمین ثم آمین۔

محترم مولوی سید طاہر صاحب نے پردہ کی رعایت سے مسئلہ خلافت پر تفصیل سے روشنی ڈالی صدارتی خطاب اور دُعا پر اجلاس برخاست ہوا۔

● ۔ محترمہ طاہرہ رب صاحبہ سعدرک سے تحریر فرماتی ہیں کہ ۲۷/۵/۸۹ کو خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ عزیزہ امۃ النعیم عصمت لاڈلی نے تلاوتِ کلام پاک کی عزیزہ عطیۃ القدوس نے عہد دہرایا لاڈلی نے ناظر صاحب یاری پورہ کی نظم "ہم زندہ ہیں" پُر جوش طور پر پڑھ کر سُنائی۔ محترمہ عبیدہ خاتون صاحبہ نے پاکستانی سیاست بدر کا اداریہ پڑھ کر سنایا۔ خلافت کے بارے میں خاکسار، عزیزہ عطیۃ القدوس نے بعض مضامین پڑھ کر سُنائے عزیزہ امۃ الباسط۔ عزیزہ مسعودہ تحسین عزیزہ عطیۃ القدوس عزیزہ امۃ الحی عزیزہ امۃ الکریم کوکب، محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ نے ترنم سے نظمیں پڑھیں۔ بعد دُعا اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

● ۔ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ، صدر لجنہ اماء اللہ نئی دہلی سے تحریر فرماتی ہیں کہ ۲۸/۵/۸۹ کو محترمہ ساجدہ خاتون صاحبہ (والدہ ڈاکٹر تنویر صاحبہ) شاہجہانپور کی تلاوت قرآن کریم سے جلسہ یوم خلافت کا آغاز ہوا ڈاکٹر تنویر قریشی صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھی محترمہ شاہدہ خاتون صاحبہ اور محترمہ افروز جہاں (شاہجہانپور) اور خاکسار نے خلافت کے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔ علاوہ ازیں پھیول ماہ رُوح فرح قریشی صالحہ حبیب نے بھی بڑی دلچسپ تقاریر پوری تیاری کے ساتھ پیش کیں بعد دُعا و صدارتی خطاب کے اجلاس بخیر و خوبی انجام پایا۔

● ۔ محترمہ فہیم النساء صدر لجنہ اماء اللہ ساگر سے تحریر فرماتی ہیں کہ ۱۰/۶/۸۹ کو جلسہ یوم خلافت میری صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم خاکیار نے کی حمد مریم بو نے اور نعت امۃ الرقیب نے سُنائی۔ بعدہٗ محترمہ افضل النساء صاحبہ نے خلافت کے متعلق ایک مضمون پڑھ کر سُنایا۔ بعد دُعا اجلاس بخیر و خوبی انجام پایا۔

● ۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ (امۃ الباری صاحبہ) شاہجہانپور سے تحریر فرماتی ہیں کہ بمقام مسجد کالیں خاکسار کی زیر صدارت ۲۸ مئی کو جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم محترمہ مہابید صاحبہ نے کی اور نظم محترمہ صدیقہ ظفر نے پڑھی محترمہ بُشریٰ خاتون اور فرخندہ بیگم نے نعت پیش کی۔ محترمہ مبارکہ بیگم نے پہلے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پڑھ کر سُنائے پھر خلافت کے متعلق نظم پڑھی عزیزہ طاہرہ بیگم نے بھی نظم پڑھی اس کے ساتھ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ بھی منعقد کیا گیا اس میں احمدی اور غیر احمدی بچیوں نے بھی نظمیں اور نعتیں پیش کیں ۸۵ کے قریب غیر احمدی مستورات نے بھی جلسوں میں شرکت کی۔ محترمہ طاہرہ بیگم اہلیہ جمیل احمد خان نے حاضرین میں شیرینی تقسیم کی ہر دو اجلاسات بعد دُعا اختتام پذیر ہوئے۔

● ۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور تحریر فرماتی ہیں کہ ۳۱ مئی کو محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ کے مکان پر جلسہ یوم خلافت منایا جس کی صدارت خاکسار نے کی تلاوت قرآن کریم محترمہ فرخندہ بیگم نے کی عہد دہرایا نظم پڑھی محترمہ حفیظہ قدوس صاحبہ محترمہ صدیقہ ظفر صاحبہ محترمہ فرخندہ صاحبہ محترمہ مبارکہ مریم صاحبہ، محترمہ سنجیدہ خاتون صاحبہ نے مضامین پڑھے صدارتی خطاب اور دُعا پر اجلاس ختم ہوا۔

● ۔ محترمہ تعیم بانو صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ فیض آباد سے تحریر فرماتی ہیں کہ خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت کا آغاز خاکسار کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدہٗ خلافت کی اہمیت اور برکات پر محترمہ امۃ الودود صاحبہ، امۃ النصیر صاحبہ۔ رخسانہ شمیم صاحبہ۔ ریحانہ نعیم صاحبہ شبانہ شمیم صاحبہ اور خاکسار نے مضامین پڑھے اور تقاریر کیں۔ درمیان میں مہ جبیں نعیم صاحبہ اور امۃ الودود صاحبہ نے نظمیں پڑھیں دُعا پر اجلاس برخاست ہوا۔

● ۔ محترمہ فاخرہ بی بی صاحبہ صدیقہ نرکال (اڑیسہ) سے تحریر فرماتی ہیں کہ ۳۱/۵/۸۹ کو خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم امۃ مریم بی بی صاحبہ نے کی۔ مکرمہ ریشمہ بی بی مکرمہ جنت اللہ بیگم۔ مکرمہ سراج منیر۔ مکرمہ امۃ النصیر بیگم نے نظمیں پڑھیں بعدہ مکرمہ قمر کبریٰ بیگم محترمہ اطہر بی بی۔ محترمہ مطہرہ بیگم اور رنگین پری بی بی نے تقاریر کیں صدارتی تقریر اور دُعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔

● ۔ محترمہ امۃ النصیر صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سوربہ تحریر فرماتی ہیں کہ ۱۲/۶/۸۹ جلسہ یوم خلافت محترمہ امینہ بی صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا نظم محترمہ رحمت النساء نے پڑھی بعدہٗ تین تقاریر خلافتِ احمدیہ کے متعلق مختلف عنوانات پر ہوئیں بعض نظمیں بھی پیش کی گئیں بعد دُعا اجلاس بخیر و خوبی انجام پایا۔

● ۔ محترمہ سیدہ معتقد النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھوبنیشور (اڑیسہ) سے تحریر فرماتی ہیں کہ ۴/۶/۸۹ کو جلسہ یوم خلافت خاکسار کی زیر صدارت شروع ہوا۔ اس اجلاس میں صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے نظامِ خلافت اور اس کی برکات کے بارہ میں مفصّل تقریر کی بعض اور بہنوں نے بھی تقاریر کیں نظمیں بھی پڑھی گئیں بعد دُعا اجلاس بخیر و خوبی انجام پایا عہد بھی دُہرایا گیا۔

● ۔ محترمہ نعیم النساء صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مسکرا (یو پی) سے تحریر فرماتی ہیں کہ ۲۷ مئی کو یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم نظم اور عہد دہرائے جانے کے بعد مختلف عنوانات پر تقاریر ہوئیں بعد اجتماعی دُعا اجلاس ختم ہوا۔

● ۔ لجنہ اماء اللہ کیرنگ اڑیسہ نے یوم خلافت ۲۸/۵/۸۹ کو منایا چاروں حلقوں کی لجنات نے شرکت فرمائی تلاوت قرآن کریم محترمہ امۃ النعیم بیگم نے کی ۲۲ تقاریر اور نظمیں اجلاس میں پیش کی گئیں یہ بستی چونکہ سب کی سب احمدی ہے لہذا یوم خلافت کا جشن پوری بستی میں نہایت دھوم دھام سے منایا گیا اور شیرینی تقسیم کی گئی۔

● ۔ محترمہ امۃ القدیر صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ عثمان آباد سے تحریر فرماتی ہیں کہ ۲۹ مئی کو جلسہ یوم خلافت منایا گیا محترمہ خاتون بی صاحبہ کی زیر صدارت عزیزہ آسیہ نازنین صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کا آغاز ہوا نفیسہ بیگم صاحبہ نے نظم پڑھی محترمہ شائستہ نسرین نے تقریر کی انیسی عزیزہ قدسیہ یاسمین نے نظم پڑھی محترمہ نجمہ بیگم نے تقریر کی اور خاکسار کی تقریر اور اجتماعی دُعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔

● ۔ محترمہ زرینہ نذیر صاحبہ منڈانی سعدرواہ سے تحریر فرماتی ہیں کہ ۲۶/۵/۸۹ بعد نماز جمعہ محترمہ نفیسہ بیگم صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم سے جلسہ یوم خلافت کا آغاز ہوا محترمہ شمیمہ اختر صاحبہ منڈاشی کی تعریف کے بعد محترمہ نعیمہ بیگم صاحبہ گنائی نے نظم پڑھی محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ گنائی نے تقریر کی نظم محترمہ ناصرین نے پڑھی اور خاکسار کی تقریر اور دُعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

● ۔ محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ تحریر فرماتی ہیں کہ خاکسار کی زیر صدارت ۴/۶/۸۹ کو اجلاس یوم خلافت منعقد ہوا تلاوت۔ قرآن کریم محترمہ خوشیہ بیگم نے کی۔ محترمہ شکیلہ پروین شفاعت محترمہ شاہدہ پروین صاحبہ محترمہ فریدہ بیگم۔ محترمہ طاہرہ بیگم نے خلافت کے عنوان پر تقاریر پیش کیں صدارتی تقریر اور دُعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔

● ۔ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کرڈاپلی تحریر فرماتی ہیں کہ ۵/۶/۸۹ کو جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مختلف عنوانات پر تقاریر ہوئیں دوسرے دن ناصرات الاحمدیہ کا بھی جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پروگرام اچھے تھے دُعا کے ساتھ اجلاسات ختم ہوئے۔

● ۔ محترمہ بی طاہرہ صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ پینگاڈی تحریر فرماتی ہیں کہ ۵/۶/۸۹ کو جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ ملیالم اور اردو میں تقاریر اور نظمیں بھی پڑھی گئیں اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے۔

● ۔ مکرم میر عبد الرحمٰن صاحب سیکرٹری تبلیغ یاری پورہ تحریر فرماتے ہیں کہ ۱۶/۶/۸۹ کو مسجد احمدیہ میں زیر صدارت محترم عبد الحمید صاحب ٹاک صدر جماعت جلسہ یوم خلافت پُر وقار طور پر منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عزیز اکرام اللہ ٹاک نے کی اور نظم عزیز اعجاز احمد میر نے پڑھی مکرم عبد الرحیم صاحب راٹھور نے خلافت کے عنوان پر تقریر کی مکرم غلام نبی صاحب ناظر نے اپنی ایک تازہ نظم خوش الحانی سے پڑھی صدارتی خطاب اور اجتماعی دُعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

بدر کی توسیع اشاعت میں حصہ لیجئے!

منقولات

• پاکستان میں انسانی حقوق کی بہتری کیلئے بے نظیر کی تعریف

ایمنیسٹی انٹرنیشنل کی رپورٹ مگر احمدیہ فرقہ بارے اظہار تشویش

لندن ۵ جولائی (پی ٹی آئی) ایمنیسٹی انٹرنیشنل نے پاکستان میں انسانی حقوق کی حالت میں بہتری کے لئے وزیر اعظم پاکستان بے نظیر بھٹو کی تعریف کی ہے۔ لیکن اقلیتی احمدیہ فرقہ بارے تشویش ظاہر کی ہے شریمتی بھٹو کے برطانیہ کے سرکاری دورہ کے وقت جاری کردہ رپورٹ میں ایمنیسٹی انٹرنیشنل نے حکومت پاکستان کی نشہ آور چیزوں کے سمگلروں کے لئے موت کی سزا کی تجویز پر خدشہ ظاہر کیا ہے۔

انسانی حقوق کی اس تنظیم نے اپنی رپورٹ میں نوٹ کیا ہے کہ فوجی عدالتوں سے سزایاب تقریباً ایک ہزار قیدیوں کو معافی دی گئی ہے۔ اور ۲ ہزار سے زیادہ کی سزائے موت معاف کر کے کمتر سزا دی گئی ہے۔ ایمنیسٹی انٹرنیشنل نے وشواس ظاہر کیا ہے کہ جو شرنارتھی پاکستان میں واپس لوٹ آئے ہیں ان کے خلاف جو مقدمات ہیں ان کی منصفانہ سماعت ہوگی۔ مسز بھٹو کی یہاں آمد سے پہلے احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن نے ایک بیان جاری کیا۔ جس میں اس نے الزام لگایا کہ پاکستان میں احمدیہ فرقہ کے ممبران پر مظالم جاری ہیں۔ اس نے وزیر اعظم پر زور دیا کہ وہ تمام شہریوں کی بنیادی آزادیاں بحال کریں۔ ایسوسی ایشن نے الزام لگایا کہ بے نظیر نے جمعیت علمائے اسلام کے مولانا فضل الرحمٰن کے ساتھ غیر رسمی سودا کر لیا ہے۔ جس کے مطابق یہ کٹر وادی ایک مسلم ملک کی حکومت کی ہیڈ ایک عورت کو مقرر کئے جانے پر اپنے اعتراضات ترک کر دیں گے۔ اور بدلہ میں انہیں احمدیہ فرقہ کے خلاف مہم چلانے کی آزادی ہوگی۔

(روزنامہ ہند سماچار جالندھر ۷؍جولائی ۱۹۸۹ء)

• ضیا نے اپنے چہیتوں پر اربوں روپیہ کی بارش کی

پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی رپورٹ۔ معاف کردہ قرضے وصول کرنے کی ہدایات جاری

نئی دہلی ۶ جولائی (یو این آئی) پاکستان قومی اسمبلی کی پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ جنرل ضیاالحق نے اپنی موت سے پہلے 5 برس میں اپنے چہیتوں پر اربوں روپیہ کی بارش کی۔ رپورٹ حال ہی میں کمیٹی کے چیئرمین حاکم علی زرداری نے جرنلسٹوں کو ریلیز کی تھی۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان کے مرحوم فوجی حکمران نے کیسے سیاسی لیڈروں کو بھاری رشوتیں دیں۔ شری زرداری نے رپورٹروں کو ان بڑے اور بارسوخ اشخاص کی فہرست دی۔ جنہوں نے بھاری بنک قرضے لئے اور پھر انہیں معاف کرد یا۔ کانٹی نینٹل گروپ کے چار ہوٹلوں کے لئے 195 کروڑ روپیہ کی پیشکش کی تھی لیکن انھیں ایک منظور نظر گروپ کے پاس صرف 8ء11 کروڑ روپیہ میں فروخت کر دیا گیا اس میں سے بھی صرف ایک کروڑ روپیہ کی رقم ادا کی گئی اور باقی رقم کی ادائیگی بینکوں نے کی جنرل ضیا نے جن سیاسی لیڈروں کو رشوت دی تھی ان میں قومی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر غلام مصطفیٰ جتوئی کا نام خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ 1983 میں وہ سندھ میں جمہوریت کی بحالی کی تحریک کے لیڈر سمجھے جاتے تھے۔ مگر اس برس اگست میں یہ تحریک شروع ہونے سے پہلے جنرل ضیا الحق نے بڑی تعداد میں پلاٹ برائے نام قیمت پر اسلام آباد اور سندھ میں شری جتوئی اور ان کے رشتہ داروں کو فروخت کرنے کی منظوری دے دی 1986 میں ان کے پاکستان پیپلز پارٹی چھوڑنے سے پہلے وہ کافی عرصہ مسز بے نظیر بھٹو کی نگاہ میں مشکوک رہے تھے اور وہ ان کے ساتھ سرد مہری سے پیش آتی تھیں۔ شری زرداری نے بتایا کہ 1985 اور 1988 کے درمیان ۴۰۰ کروڑ روپیہ سے زیادہ کے بنک قرضے معاف کئے گئے۔ یہ وہ وقت تھا جب جنرل ضیا نے مرکز میں شری محمد خاں جونیجو کی حکومت قائم تھی۔ یہ حکومت فروری 1985 میں نان پارٹی چناؤ کی بنیاد پر بنائی گئی تھی۔ مگر قومی اسمبلی کے بیشتر نان پارٹی ممبران نے اپنے مسلم لیگی ہونے کا اعلان کر دیا یہی وہ وقت تھا جب پنجاب کے موجودہ چیف منسٹر اور اسلامی جمہوری اتحاد کے پریذیڈنٹ ایک طاقتور مسلم لیگی کے طور پر آگے آئے ان کا پریوار اتحاد انڈسٹریز کا مالک ہے۔ جس نے بھاری قرضے لئے جو بعد میں معاف کر دیے گئے۔

پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی رپورٹ میں جو جنرل سید قادر کے کیس کا ذکر ہے آپ نے بطور کوارٹر ماسٹر جنرل کروڑوں روپیہ کی فوجی زمین فروخت کی اور روپیہ اپنے کھاتہ میں جمع کروا یا ×

شری زرداری نے بتایا کہ بنکوں اور مالی اداروں سے کہا گیا ہے کہ جو قرضے معاف کئے گئے ہیں وہ وصول کئے جائیں۔

(روزنامہ ہند سماچار جالندھر ۷؍جولائی ۱۹۸۹ء)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان جمیند ساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ

پیش کرتے ہیں، بانی پولیمرز کلکتہ - ۴۶

ٹیلیفون نمبرز:- ۵۲۰۶ - ۵۱۳۷ - ۴۰۲۸ - ۴۳

شالی وقارِ عمل

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے مورخہ ۷ ر جولائی ۱۹۸۹ء بروز جمعۃ المبارک صبح ۹ بجے تا ۱۱ بجے غیر مسلم ایریا میں ایک وقارِ عمل کیا گیا۔ پنجاب میں موسم برسات شروع ہونے والا ہے اور بارشوں کی وجہ سے ڈھاب کا پانی اوپر آجاتا ہے۔ کیونکہ گندے پانی کا نکاسی نالا بوجہ بوٹی (گھاس) بند ہو جاتا ہے۔ لہذا اسکی صفائی کرنی قبل از وقت بہت ضروری تھی۔ تاکہ پانی کا نکاس ہو سکے۔ الحمد للہ کہ تمام خدام بھائیوں نے بڑے ذوق اور شوق کے ساتھ اس وقارِ عمل میں حصہ لیا اور اس کی اہمیت اس لئے اور بھی بڑھ گئی ہے کہ شہر کے سینیٹری انسپکٹر دسوشل ورکر شری اشوک کمار بنفس نفیس اپنے کارندوں کے ساتھ تشریف لائے اور ہمارے ساتھ تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی جزاء خیر دے۔

سکریٹری پریس و مہتمم عمومی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ

MODERN SHOE CO
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD
PH - 275475
RESI - 273903 } CALCUTTA - 700073

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE - 279203
CARDBOARD BOX MFG. CO
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072

استاد بوک

اسلم تشکم

اسلام لاؤ تو ہر خرابی، برائی اور نقصان سے محفوظ ہو جاؤ گے۔

محتاج دعا:- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بھمنی (مہاراشٹر)

قائم ہو پھر سے حکم محمد جہاں میں ﷺ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS & ELECTRIC CONTRACTARE
TARUN BHARAT CO OP HOUSE SOCT
PLOT NO 6 GROUND FLOORE OLD CHAKALA
OPP CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST)
PH = OFFICE - 6348179
RESI - 6289389 BOMBAY - 400099

اَطِعْ اَبَاکَ

اپنے باپ کی اطاعت کر

(حدیث نبوی)

SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS
DEALERSIN TIMBER TEAK POLES, SIZES
FIREWOOD, MANUFACTURERS OF WOODEN
FURNITURE ELECTRICAL ACCESSORIES ETC

Po VANIYAMBALAM (KERALA)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر:- سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ

خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی فون ۶۳۴۴۴۹۳

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے

(درثمین)

آٹو ونگس

AUTOWINGS
15, SANT HOME HIGH ROAD

MADRAS - 600004
PHONE - NO 76360 / 74350

یَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوْحِیْ اِلَیْهِمْ مِنَ السَّمَآءِ { تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکردہ } کرشن احمد، گونم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک۔ ۰۰ا۵۶ (اڑلیسہ)
پروپرائیٹر: شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر: - 294

AUTHORISED JEEP JOBBERS PARTS

Lucas TVS

AUTHORISED DISTRIBUTORS
HM
AMBASSADOR TREKKER
BEDFORD - CONTESSA

AUTHORISED DEALERS
PERKINS P3 P4 P6 P6/354

آٹو ٹریڈرز

ہر قسم کی گاڑیوں، پٹرول و ڈیزل، کار، ٹرک، بس، جیپ اور ماروتی کے - تار کا پتہ "AUTOCENTRE"
اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں
ٹیلیفون نمبرز 28-5222 28-1652
AUTOTRADERS 16 MANGOELANE CALCUTTA-700001 (۱۶ مینگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس!

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS
6-ALBERT VICTOR ROAD, FORT
GRAM:- MOOSA RAZA
PHONE:- 605558 } BANGALORE 560002.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

S.M.B.A TRADERS
WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC. CHAPPALS
SHOE MARKET, NAYAPUL, HYDERABAD-500002.
PHONE NO 522860

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ششم ص۳۱)
فون نمبر: ۴۲۹۱۶ ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز:- کرشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوس اور ہارن ہوفس وغیرہ
(پتہ) نمبر ۲/۴/۲۴۰ عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ آندھرا پردیش

قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کرسکتا ہے! (کشتی نوح)

MR®
CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!